Edu

دیوارِ قہقہہ

(عُرف)

دیوانِ قلم

از

جناب سوامی پارس ناتھ جی ۔ قلم

(فنِ زراعت اور دفینہ کا مستند واحد جانکار)

29817

(جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں)

پہلا ایڈیشن ۱۵ر اگست ۵۰ء پانچ ہزار

قیمت چار روپے

Rs 4 - 00

پبلشرز

قلمستان پوسٹ بھپھوند۔ ضلع اٹاوہ

(یو۔پی)

سول ایجنٹ:۔ مکتبہ شان ہند۔ دہلی

کاتب:۔ نذیر الدین نظام الدین

تجارتی کتابت ہاؤس چوڑیوالان دہلی

ALLAMA IQBAL LIBRARY
203938
KASHMIR UNIVERSITY
Iqbal Library
20.39.38
3.86

"نذرِ عقیدت"

میرے اِشٹ دیوتا

شری سوامی بجرنگ بلی جی مہاراج

جنہوں نے آج تک ۲ مرتبہ میری جان بچائی ہے۔ اور امید کہ آئندہ بھی آپ اِس قیمتی جان کی حفاظت کرتے رہینگے

چلے جب "ساکیت" کو شری رامچندر جی مہاراج
تب پبلک بیقرار ہو رونے لگی ہوکر ناکام
شری رام بولے لیکر ہاتھ بجرنگ بلی کا
گھبراؤ نہیں۔ آج سے یہ ہیں۔ تمہارے رام

عقیدت کیش

پارس ناتھ

انتساب

ریپبلک ہند کے موجودہ صدر ڈاکٹر راجیندر پرشاد
کے نام

جنکی رشتہ داری باعث فخر ہے

پارس ناتھ

پیش لفظ

از- جناب مولانا مصطفیٰ خانصاحب- حضرت مدّاحؔ، پھپوندوی-
چیرمین حلقہ کانگریس کمیٹی پھپوند- ضلع اٹاوہ- یو- پی

علاّمہ اِبن چرزق کس پایہ کے فلسفی اور سیاست داں تھے اِسکو علمی دُنیا اچھی طرح سے جانتی ہے۔ لیکن اُنکے ابتدائی حالات کا بہت کم لوگوں کو علم ہوگا- اُنکے متعلق مشہور ہے کہ ساٹھ سال کی عمر تک اُنکو کسی نے نہیں جانا۔ وہ شہر سے بہت دُور ایک معمولی گاؤں گیتاآن میں رہتے تھے۔ اور وہیں تصنیف تالیف کا سلسلہ جاری کئے ہوئے تھے۔ اُنہوں نے متعدد کتابیں حکمت۔ فلسفہ۔ سائنس- ریاضی۔ طب۔ اِنشا اور ادب پر لکھی تھیں۔ لیکن نہ تو کسیکو اُنہیں دکھلایا تھا اور نہ بادشاہ وقت کی خدمت میں پیش کی تھیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ تمام عمر فاقہ مست رہے اور آخر میں تو یہ حالت ہوئی کہ اُنکے گاؤں کے آدمی اُنکو پاگل کہکر پکارنے لگے۔

اِتفّاق سے اُس زمانہ کے فرمانروا ابوالھویق کا وزیر اعظم ابوالفقہ شکار کے سلسلے میں اُس طرف آنکلا۔ وہ اُس گاؤں سے بھی گذرا۔ تھوڑی دیر دم لینے کیلئے وہ جھونپڑہ ہی مناسب سمجھا۔ کیونکہ وہ راہگذر کے قریب واقع تھا۔ اُسوقت علاّمہ جنگل سے لکڑیاں لانے گئے ہوئے تھے۔ وزیر نے وہاں بہت سی کتابیں دیکھکر جانچ پڑتال کی تو معلوم ہوا کہ اِس جھونپڑی میں تو دُنیا بھر کے علوم فنون کا خزانہ بھرا پڑا ہے۔ لوگوں سے دریافت

کیا تو معلوم ہوا کہ ـ "یہ خبطی بڈھا دن بھر یہی لکھا پڑھی کیا کرتا ہے۔ کسی سے کوئی کام نہیں رکھتا۔ اگر کوئی ملنے آوے تو زیادہ بات نہیں کرتا۔ اُسکو اکیلا رہنا اچھا لگتا ہے۔ روٹی خود پکاتا ہے۔ کھیتی سے گذر کرتا ہے۔ شادی اُس نے شروع سے کی ہی نہیں۔ گویا بہت زیادہ دِماغ خراب ہے۔"

علاّمہ سے ملنے کیواسطے وزیرِ اعظم اسقدر مُشتاق ہوا کہ اپنے مُصاحبین کو علاّمہ کے لانے کے لئے روانہ کیا۔ چُنانچہ لوگ اُسے جنگل سے پکڑ لائے۔ وزیر نے اُسے اِس ہیّت سے دیکھا کہ۔ نہ پیر میں جوتی نہ سر پر ٹوپی۔ ایک ہراجانگھیا پھٹا ہوا کمر میں گھٹنوں سے نیچے تک۔ اور ایک شکستہ مرزئی زیب تن ہے۔ سر پر پگڑی کا گھٹا اور ہاتھ میں چلِم۔ داڑھی بڑھی ہوئی۔ اور بالکل ہونقوں جیسی صورت۔

وزیرِ اعظم نے کھڑے ہوکر بڑے ادب سے علاّمہ کو لیا۔ اور اُنسے گفتگو کی۔ پہلے تو علاّمہ نے گفتگو کرنے سے پہلوتہی کی اور کہا "میں ایک بے پڑھا لکھا جاہل اور کاہل آدمی ہوں"، مگر جب وزیر نے کہا "میں آپ کو پہچان گیا ہوں، اور اب آپکی یہ پردہ ڈالنے کی کوشش بے سود ہے۔ آپ کا پیچھا اِس طرح نہیں چھوٹیگا۔" تب علاّمہ نے کُھل کر بات چیت کی اور کہا کہ "یہ سب میری تصانیف ہیں۔ لیکن چونکہ زمانہ بے قدری کا ہے اس لئے نہ کسی کو دکھلاتا ہوں اور نہ شہرت کی تمنّا رکھتا ہوں"

وزیر نے علاّمہ کی بڑی منّت و سماجت کی۔ اور اُنکو اسپر راضی کر لیا کہ وہ دارالسُّلطنت میں چلکر رہیں اور سرکار و پبلک کو فیض پہونچا دیں، لہٰذا وہ بخستان گئے۔ اُنکی قابلیت اور اہلیت دیکھکر بادشاہ وقت نے اُنکو اپنے مُلک کا صدر الصدر بنا دیا۔ دو لاکھ روپیہ سالانہ تنخواہ کے علاوہ پانچہزار سپاہ کے خرچہ کا علاقہ مُعافی دیا۔ وزیرِ اعظم کا معزول

وبجالی کا اختیار بھی اُنکے سپرد ہوا۔ یہ وہی علامہ ابن چرزق ہیں جنہوں نے اپنے گاؤں گیتان میں "دارالعلوم چرزقیہ" قائم کیا تھا کہ جو آج تک قائم ہے۔ وہاں پر ۱۲ ہزار طالب علم ہمیشہ تعلیم پاتے ہیں۔ جنکے سارے اخراجات مدرسہ کی جائداد سے چلتے ہیں

عجیب اتفاق ہے کہ آٹھ سو برس کے بعد بالکل ایسی ہی شخصیت ہندوستان کے ایک گاؤں جیوتی پور میں نمودار ہوتی ہے۔ جب ہم سوامی پارس ناتھ کی سوانح حیات علامہ موصوف سے مُطابق کرتے ہیں تو دونوں کی حالت ایکسی نظر آتی ہے۔ علامہ چرزق کے متعلق ایک شعر ہے کہ جسکا مطلب یہ ہے کہ: "علامہ موصوف میں خرستانیس کے اُستاد بطلاساس کی روح ہے" اور میرا خیال ہے کہ سُوامی پارس ناتھ میں مشہور فلسفی اور سیاس مہاتما چانکیہ کی روح ہے۔

سُوامی پارس ناتھ بیسویں صدی کے ہیرو ہیں۔ علامہ ابن چرزق کی تقلید میں اُنہوں نے اپنے کو پردۂ خفا میں رکھا ہے۔ لیکن اب وہ وقت دُور نہیں ہے کہ یہ پہچانے جاویں اور دُنیا اِنکی پوری پوری قدر کرے۔ یوں تو سُوامی جی ہر ایک عزیز گُن اور لذیذ ہُنر میں یدِطولیٰ رکھتے ہیں مگر سیاست میں اِنکا رُتبہ بمراتب بلند ہے۔

چانکیہ کی طرح وہ بھی اپنے خیالات شعر کے جامے میں ملبوس کر کے ظاہر کرتے ہیں۔ جس طرح چانکیہ ایک اشلوک میں ایک بات کہتا ہے کہ جسکا مطلب سمجھنے کیلئے بڑے بڑے علماء و فلاسفر سرگریباں نظر آتے ہیں۔ اُسی طرح سوامی پارس ناتھ جی ایک ہی شعر میں ایک نکتہ بیان کرتے ہیں جس کی شرح میں دفتر کے دفتر رنگے جاسکتے ہیں۔ سیاست۔ حکمت۔ فلسفہ۔ ریاضی۔ اُقلیدس۔ جغرافیہ۔ تواریخ۔ یوگ اور گیان غرض کوئی فن ایسا نہیں ہے کہ جسمیں سوامی پارس ناتھ جی نے اپنا کمال نہ دکھلایا ہو۔ ایک بات سُوامی جی

میں عجیب وغریب ہے۔ جو آجتک کسی شاعر کے کلام میں دیکھنے میں نہیں آئی۔ یعنی سوامی جی کے ہر شعر میں ایک ایسا لفظ ہوتا ہے کہ جو اُس شعر کا راجہ ہوتا ہے۔ اِس معاملہ میں سوامی جی چانکیہ سے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ خیال تھا کہ سوامی جی کے کچھ اشعار یہاں دیئے جاتے اور اُنکی تشریح کی جاتی۔ لیکن اپنی کم علمی کی بنا پر میں اُس سے گریز کرتا ہوں۔ کیونکہ اُن شعروں کا میں جتنا مطلب سمجھتا ہوں ظاہر ہے کہ اُس سے کہیں زیادہ اُنمیں باریکیاں ہیں۔ جنکو صحیح طور پر سوامی جی ہی بتلا سکتے ہیں، نیز سوامی جی کے کلام کو جتنی مرتبہ پڑھا جاوے اُتنی مرتبہ ایک نیا مزہ معلوم دیتا ہے۔ جو مزہ رامائن۔ گیتا۔ قرآن اور انجیل میں ہے ویسا ہی مزہ اِس "دیوانِ قہقہہ" میں موجود ہے۔

سوامی جی کا وطن ضلع اٹاوہ کے مشہور قصبہ پھپوند کے قریب موضع جیوتی پور میں ہے وہاں آپکی کاشت و مکان ہے۔ بادشاہ اکبر کے زمانہ میں آپ کا کوئی بزرگ ضلع اٹاوہ کا کلکٹر تھا۔ آپکے خاندان کو بادشاہ موصوف نے "ٹھاکر صاحب اور چودھری صاحب" کے دو خطابات عطا فرمائے تھے۔ بعض مخلصین کے اصرار پر سوامی جی کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی میں جانے کیلئے آمادہ ہو گئے۔ اور اِس مقصد سے آپ گاندھی جی و پنت جی وغیرہ سے مل چکے ہیں۔ پنڈت جواہر لعل جی نے آپکی درخواست لے لی ہے۔ اُمید کہ وہ سوامی جی کی قدر کرینگے۔

آپ کے پانچ پروگرام مکمل یہ ہیں۔

(۱) مکمّل شانتی پروگرام (۲) مکمّل زراعت پروگرام (۳) مکمّل دفینہ پروگرام (۴) مکمّل تعلیم پروگرام اور (۵) مکمّل شادی پروگرام۔

مکمّل تعلیم پروگرام کیواسطے آپ کا خیال ہے کہ "ہمالیہ یونیورسٹی" نامی ایک

یونیورسٹی قائم کریں کہ جسمیں جُملہ فنوں کی تعلیم دیجا دے۔ ہمیشہ ۲۱ ہزار طالب علم فیضیاب ہوتے رہیں اور اُنکا جُملہ خرچہ مدرسہ سے دیا جادے۔

مکمل دفینہ پروگرام کے ذریعہ آپ ایک ایسا نیا محکمہ جاری کرانا چاہتے ہیں کہ جس کی زیر نگرانی ہندوستان کی ہندو مُسلم بادشاہت کی لا انتہا دولت کہ جو دفینہ کی صورت میں بیکار دفن ہے باہر کردی جاویگی تاکہ ہندوستان میں کوئی غریب نہ رہے۔ اور دیش کی مُکمّل سیوا ہو سکے۔

مختصر یہ کہ ہمارے مُلک کو سوامی جی کی خدمت کی سخت اور جلد ضرورت ہے۔ اُمید کہ ہندوستان کا پبلک راج اُنکو کام کرنے کا موقع عطا کریگا۔

آمین

مقدمہ

(از حضرت احمق پھپھوندوی)

قدرت کے اِس نظام میں کبھی تبدیلی نہیں دیکھی گئی کہ جب دُنیا سے ایک اہل کمال اُٹھتا ہے تو اُس کی جگہ پر فوراً ہی دوسرا آجاتا ہے۔ جب سے دُنیا قائم ہوئی ہے آج تک اِس کے خلاف کبھی ہوتے نہیں دیکھا گیا۔ لیکن ایسا بہت کم دیکھا گیا ہے کہ کوئی ایسی جامع شخصیت پیدا ہو جائے جو بہت سے صاحبانِ کمال کی جگہ اپنی تنہا ذات سے پوری کر سکے۔

عجیب اتفاق ہے اور ہماری اِس بیسویں صدی کا یہ ایک اچھوتا واقعہ ہے جس کی مِثال تاریخ میں اب تک نہیں ملتی۔ اور میں تو یہانتک کہنے کو طیار ہوں کہ شاید آئندہ بھی نہ مِل سکے کسے خبر تھی کہ قصبہ پھپھوند کے کسی غیر معروف دیہات میں ایک ایسا شخص پیدا ہوگا جسے ۶۰ سال کی عُمر تک کوئی نہ جان سکیگا۔ اور جسوقت دُنیا اُس سے واقف ہوگی تو صرف ہندوستان ہی نہیں بلکہ یوروپ اور امریکہ بھی اُس کی قابلیت کے سامنے سپر انداز ہونے پر مجبور ہو جائینگے۔

سُوامی جی کی تنہا ذات میں (۱) درونا چاریہ کا عِلم (۲) چانکیہ کی سیاست (۳) اُرجن کی شجاعت (۴) نپولین کا عزم (۵) مُصطفےٰ کمال کا تدبر (۶) نیوٹن کا مُشاہدہ (۷)

ہملٹن کا فلسفہ (۸) کبیر کی فقیری (۹) کرشن کی بانسری (۱۰) رامچندر کا رام راج (۱۱) پرہلاد کی بے خوفی اور (۱۲) نارد کا گیان اِسطرح ایک جگہ ہیں جیسے لبوب کبیر یا معجونِ مہر کنجشک میں مختلف المزاج اجزا باہم ممتزج رہتے ہیں۔

سوامی جی کی شہرت کا پہلا سبب لارڈ لِن لتھگو وائسرائے ہند کا وہ فرمان تھا کہ جس کے ذریعہ ½ ۱ لاکھ روپیہ واسطے یگیہ منظور کیا گیا تھا اس صلے میں کہ آپ نے برٹش کی فتح کیواسطے گایتری منتر کا جاپ سِدھ کیا تھا۔ سوامی جی نے وائسرائے کو لعنت ملامت کرتے ہوئے تحریر کیا تھا کہ یہ چکرورتی بادشاہ کا یگیہ ½ ۱ کروڑ سے کم میں نہ ہوگا۔ الہ آباد کے قلعے میں ہوگا اور اگر یگیہ نہ کیا گیا تو رُخصت سمجھنا، پھر وہ یگیہ نہ ہوسکا اور حکومت رُخصت ہوگئی، اِس کے بعد لارڈ پتھک لارنس۔ لارڈ الگزینڈر اور لارڈ کرپس نے آپکو خوشنودیٔ مزاج کے خطوط لکھکر آپ سے ملنے کی خواہش ظاہر کی تھی لیکن آپ نے گوشہ نشینی کا عذر کرتے ہوئے لکھا کہ "غروب ہونے والے چاند کو نہیں دیکھنا چاہیئے۔"

اِس کے بعد آپکی یکایک شہرت بطور شاعرِ اعظم ہوئی۔ اور اِس شہرت نے آپکو یورپ وامریکہ میں بھی مشہور کردیا۔ پھر مسز سروجنی نائیڈو کا آپکے اشعار پر جان بحق ہونا تو ایسا واقعہ تھا کہ جسنے شعر کے اثر اور کلام کے اعجاز کا لوہا مدبرانِ امریکہ سے بھی منوایا، بلکہ اُنکے ایک نمائندہ کو آنکھوں دکھلادیا۔

بہت کم لوگوں کو یہ معلوم ہوگا کہ مسز سروجنی نائیڈو گورنر یو۔پی کی موت کا سبب سوامی جی کے وہ اشعار ہیں جو اُنہوں نے مرحومہ کو کچھ دِن پہلے بطور نمونہ روانہ کئے تھے۔ اور جِن پر وہ اتنی گرویدہ ہوئیں تھیں کہ روزانہ شام کو ایک مخصوص صحبت

میں انھیں سنتی تھیں۔ اور ایک دن انھیں شعروں پر سر دھنتی دھنتی ہمیشہ کیلئے سو گئیں۔

انھیں اشعاروں کی کشش تھی کہ پنڈت جواہر لعل نہرو جیسے سخن فہم نے ایک منٹ کا توقف کئے بغیر آپ کے دیوان کو اپنے نام انتساب کرنے کی اجازت ہی نہیں دی بلکہ یہ وعدہ بھی لے لیا کہ کتاب پریس سے نکلنے کے بعد سب سے پہلے ان کو دی جائے۔

کتاب "دیوارِ قہقہہ" یعنی "دیوانِ قلم" کے چند شعر دیکھ کر ہی حضرت جوش ملیح آبادی جیسے شاعر بلند پایہ کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا کہ "حاشا یہ کلام بشری نہیں"۔

جگر مراد آبادی جو کبھی کسی کا شعر بمشکل پسند کرتے ہیں چیخ اٹھے کہ "للّٰہ میرا سارا دیوان آپ لے لیجئے اور اپنا کوئی ایک شعر دے دیجئے"۔ پنڈت دتاتریہ کیفی جیسے صاحبِ فن جب یہ فرمائیں کہ "اس کلام کے آگے میر اور غالب سب ہیچ ہیں"۔ اور تلوک چند محروم جیسے استاد یگانہ جب یہ ارشاد کریں کہ "اردو نے اب تک ایسا شاعر پیدا نہیں کیا"۔ تو آپ سمجھ لیجئے کہ سوامی جی کا کیا درجہ ہے۔؟ یگانہ چنگیزی جو کسی کو استاد ماننے کے کیلئے طیار نہیں ان کا یہ کہنا کہ "اگر سوامی جی مجھے اپنا شاگرد بنا لیں تو میں اپنا سارا کلام قربان کر سکتا ہوں"۔ اور شعری بھوپالی جو کسی کو خاطر میں نہیں لاتے ان کا سوامی جی کا ہاتھ چوم کر یہ التجا کرنا کہ "وہ انھیں اپنی شاگردی میں لے لیں" کوئی کم حیرت انگیز بات نہیں ہے۔ فراق کے یہ جملے اب تک کانوں میں گونج رہے ہیں کہ "ایسا کلام نہ اب تک نظر سے گذرا ہے نہ آئندہ گذرنے کی امید ہے۔ اگر فرشتے بھی چاہیں تو ایسا نہیں لکھ سکتے" اب آپ خود ہی فیصلہ کر لیجئے کہ سوامی جی کی شاعری کا کیا درجہ ہے۔؟

مولانا ابوالکلام آزاد نے بالکل ٹھیک ہی لکھا ہے کہ "پارس ناتھ اپنے وقت کا پیغمبرِ سخن ہے اور تمام شاعر اس کی امت ہیں"۔ ڈاکٹر آصف علی گورنر اڑیسہ کے یہ جملے

کہ "انگریزی اور فرانسیسی لٹریچر پارس ناتھ کے ایک شعر پر قربان کیا جا سکتا ہے" کافی اہم ہیں۔ شری وجے لکشمی پنڈت نے جب مسٹر ٹرومین کو چیلنج کیا کہ امریکہ کا سارا ادب ہندوستان کے ایک شاعر سوامی پارس ناتھ کے چند شعروں کا مقابلہ نہیں کر سکتا تو وہ حیرت میں رہ گئے اور سید علی ظہیر نے جب ایرانی ادباء کے ایک عظیم الشان جلسے میں سوامی جی کے چند اشعار سنا کر ان کا مطلب سمجھایا تو سارے اہل ایران دانتوں میں انگلی دبانے لگے۔

کتنی خوشی کی بات ہے کہ سوامی جی کا مجموعۂ اشعار جن کی تعداد دنوں کی تعداد کے مطابق ۳۶۵ ہے پریس میں جا رہا ہے اور عنقریب ہی وہاں سے یہ آب و تاب نکلیگا۔ سردار دیوان سنگھ مفتون ایڈیٹر "ریاست" جو کہ سوامی جی کے ایک پرائیویٹ سکریٹری بھی ہیں کتاب "دیوارِ قہقہہ" کی اشاعت کا انتظام کر رہے ہیں۔ شری جمنا داس جی اختر ایڈیٹر "تیج" اور شری ودیا پرکاش سرور ایڈیٹر "شانِ ہند" اس کی کتابت و طباعت کے ذمہ دار ہیں۔

اس کتاب کی عالمگیری مقبولیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ یو۔ پی۔ سی۔ پی بمبئی پنجاب، بنگال، مدراس، اڑیسہ، آسام اور راجستھان کے گورنروں نے اس کتاب کو تعلیمی کورس میں لینے کی سفارش کی ہے اور امید ہے کہ پاکستان بھی اس کتاب کی قدر کرے گا۔ اور اپنے اسکولوں میں انعام و کورس میں جگہ دیکر اردو دوستی کا ثبوت دیگا۔

ہر ایک اردو دوست اور شعر دوست کے پاس یہ کتاب موجود رہنی لازمی امر ہے۔

سوامی پارس ناتھ جی کا تخلص اردو شاعری میں قلم ہے اور ہندی شاعری میں آپ کا تخلص نین جی ہے کہ جسے ہندی کا بچہ بچہ جانتا ہے۔

سوامی جی کی دوسری کتاب "انتظام ہند" کا انتظار کیجیے۔

آمدہ صدر

از راجکمار روداکر سنگھ بی۔اے۔ ریواں

جو لیڈر صاحبان پبلک سے جھوٹ بولتے ہیں اور اسے دہوکا دیتے ہیں وہ غالباً یہ نہیں جانتے کہ پبلک ہے کیا چیز؟ پبلک کے بارہ میں عالموں اور عاملوں نے جو رائے ظاہر کی ہے وہ حسب ذیل ہے۔

(۱) مہاراج رامچندر جی فرماتے ہیں۔

"میں سیوک۔ سچراچر روپ راش۔ بھگونت۔"

یعنی یہ جو طرح طرح کی خوبصورتی والی پبلک ہے وہ پرماتما ہے اور میں اس کا ایک خادم ہوں۔

(۲) گوسوامی تلسی داس جی فرماتے ہیں۔

"دھنیہ دھنیہ وے جیو جگ۔ جو رام ہہ سُکھ دیت"

یعنی وہ لوگ مبارک ہیں جو پبلک روپی رام کو آرام پہونچایا کرتے ہیں۔

(۳) مہاتما سچا بابا سنت نے فرمایا تھا۔

"پرماتما پبلک میں سو رہا ہے۔ اسے جگاؤ۔ شیو کی سایہ ہی سب ہے۔"

(۴) گیتا جی کا حکم ہے۔

"پرماتما ہی کا ایک حصہ پبلک بن گیا ہے۔ پرماتما کے اندر دنیا ہے اور دنیا کے اندر بھی پرماتما ہی ہے۔ پرماتما کے علاوہ کہیں کچھ بھی نہیں ہے اس لئے خدمت خلق ہی خالق کی خدمت ہے۔"

(۵) وید کا فرمان ہے۔

"کسی کو دہو کا دینا گویا اپنے کو ہی دہو کا دینا ہے۔ کیونکہ وہ بھی تمہارا ہی ایک روپ ہے"

(۶) حضرت عیسیٰ مسیح فرماتے ہیں۔

"جو تم کو تکلیف دیتا ہے اس کو معاف کرو۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ وہ کیا کر رہا ہے"

(۷) حضرت محمدؐ صاحب فرماتے ہیں۔

"تمہیں جو تکلیف پہونچتی ہے۔ وہ تمہارے ہی ہاتھوں کی کرتوت ہے"

(۸) مہاتما کبیر صاحب فرماتے ہیں۔

"جل وِچ مین پیاسی۔ موئے دیکھ دیکھ آوے ہانسی"

یعنی جس طرح پانی میں مچھلی رہتی ہے اسی طرح انسان پرماتما کے اندر رہتا ہے۔ مگر پھر بھی پرماتما کی تلاش میں ہے۔ یہ ہنسی کی بات ہے۔

(۹) حضرت امیر صاحب کہتے ہیں۔

؎ "تم کو خدا کہوں کہ خدا کو خدا کہوں ؛ دو صورتیں ہیں ایک سی کسکو خدا کہوں"

(۱۰) حضرت آتش صاحب فرماتے ہیں۔

؎ "چاند بدلی میں چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا ؛ شکل انساں میں خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا"

(۱۱) حضرت نظیر صاحب نے فرمایا ہے۔

؎ "خدا سے گرچہ ملنا ہے تو کر خدمت خدائی کی"

(۱۲) بادشاہ حاتم۔ مہاراجہ بکرماجیت اور مہاراجہ بھوج۔

نے تا زندگی پبلک کی خدمت کی تھی ان کو بادشاہت سے محبت نہ تھی بلکہ پبلک سے محبت تھی کیونکہ پبلک بادشاہت سے بھی بڑی ہے۔

(۱۳) مہاتما گاندھی جی نے پبلک کی خدمت میں اپنی جان نثار کردی۔

(۱۴) تواریخ کہتی ہے کہ۔

"جسنے پبلک کو دھوکا دیا وہ کبھی ہرا بھرا نہیں رہا۔"

(۱۵) مہاتما تلک مہاراج فرماتے ہیں۔

"پبلک کے خادم کی حفاظت خود پرماتما کرتا ہے۔"

(۱۶) سوامی پارس ناتھ جی کا اعلان ہے

"دُنیا کی ریل گاڑی میں سوار سب مُسافروں کی خِدمت میں گارڈ بنکر کرونگا۔"

مطلب یہ کہ پبلک کو پرماتما۔ سب کو شیو اور جنتا کو جنار دن جو کہا جاتا ہے وہ ایک حقیقت ہے۔ اِس لئے جو حاکم یہ جانتے ہوں کہ وہ پبلک کی خدمت کرنیکی قابلیت نہیں رکھتے وہ اپنی کرُسی خالی کردیں۔ اُنکو پبلک کے خزانہ سے تنخواہ لینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ وہ بے ایمانی ہوگی۔ دفعہ ۴۲۰ ہوگی اور اسکا انجام اچھا نہ ہوگا۔ اُن کا نام "کالی کاپی" میں لکھا جاویگا۔

درجہ صدرِ ہند اُس شخص کو ملنا چاہیئے کہ جو پبلک کی سچّی خدمت کرسکے۔ مُفت کی تنخواہ اور مُفت کا عہدہ لینے کا اب وقت نہیں رہا ہے۔ پبلک کو پانچ چیزوں کی سخت ضرورت ہے۔ وُہ اُن ۵ چیزوں کے بغیر بے چین ہے۔ ہمارے لیڈر لوگ یہ بھی نہیں جانتے کہ پبلک کی مانگ کیا ہے؟ اِس لئے جو شخص اُن پانچ کاموں کو مکمّل طریقہ سے انجام دے سکے اُسکو صدر آمدہ بنانا چاہیئے۔ وہ پانچ کام یہ ہیں۔

(۱) مکمّل شانتی۔ یعنی پبلک میں کسی قسم کی مارکاٹ۔ گالی گلوچ۔ غُنڈہ

گردی اور مقدّمہ بازی نہ رہے۔ مکمّل شانتی کا راج ہو۔ ست جگ جیسا وقت یعنی رام راج ہو۔

(۲) مکمّل زراعت۔ یعنی فی روپیہ دس سیر اناج اور فی روپیہ ایک سیر گھی کا کنٹرول قائم کیا جاسکے۔ یہ کام وہی کر سکتا ہے کہ جسے "رام راج" والا کھیتی کا پروگرام معلوم ہو۔

(۳) مکمّل روپیہ۔ یعنی بذریعہ محکمہ دفینہ سرکار و پبلک کی غریبی دور کرنا۔

(۴) مکمّل تعلیم۔ یعنی بذریعہ "ہمالیہ یونیورسٹی" جملہ عزیز گُن اور جملہ لذیذ ہُنر کی تعلیم دینا تاکہ قابلیت پیدا ہو اور کلرکی تعلیم کا خاتمہ ہو۔ موجودہ تعلیمی کورس بالکل مردہ ثابت ہو رہا ہے۔ اور قابل ہولی ہے۔

(۵) مکمّل شادی۔ یعنی مادر مہربان قدرت کاملہ نے جس شخص کی جو عورت بنائی ہے اُسکے ساتھ شادی کرانا۔ اُن دونوں کی صورت اور سیرت ایکسی ہوتی ہے۔ محکمہ شادی میں ہر ایک آدمی اور ہر ایک عورت کا فوٹو رہیگا۔ ہر ایک لڑکا اور ہر ایک لڑکی کا فوٹو رہیگا۔ صرف فوٹو دیکھکر قدرتی جوڑا ملا دیا جایا کریگا۔ اِسلئے شادی کا محکمہ بھی سرکاری ہونا چاہیئے۔ اِس مکمّل شادی کے ذریعہ (۱) بیماری (۲) بڑھاپا اور (۳) طلاق کی ضرورت نہ رہیگی۔ دونوں طول عمر ہونگے۔ دونوں باچلین اور باایمان رہینگے۔ دونوں کے دِل محبّت کے ساگر میں ڈوبے رہینگے۔

اِن پانچ کاموں سے ہی پبلک خوش رہ سکتی ہے اور اپنی حسب دِلخواہ ترقّی کر سکتی ہے۔ اِن کاموں کو انجام دینے والے وجود دُنیا میں موجود ہیں۔ کیونکہ "دی میشینری آف یونی ورس از فاونڈ اِن یونی ورس آل ویز"

یعنی۔ دُنیا کو چلانے والی مشینری اِس دُنیا میں ہمیشہ موجود رہتی ہے۔ ضرورت ہے صرف تلاش کرنے کی۔ مثلاً سُوامی پارس ناتھ اِن پانچوں گنوں کے ایک قدرتی خزانہ ہیں۔

پبلک کی مکمل خدمت کیواسطے۔ پبلک کی پانچ مانگوں کو پورا کرانے کے واسطے ہم سُوامی پارس ناتھ جی کا نام پیش کرتے ہیں۔ اگر سُوامی جی کو صدرِ ہند بنا دیا جاوے یعنی کام کرنے کا موقع دیا جاوے تو وہ یہ پانچوں مانگیں پوری کرا سکتے ہیں۔ اُن کو قدرت عاملہ نے ایسی ہی قابلیت کاملہ عطا کی ہے۔ اُنکی بنائی ہوئی یہ کتاب " دیوارِ قہقہہ "۔ اِس بات کی گواہ ہے کہ وہ صدرِ ہند بنائے جانے کے قابل ہیں۔ ہر ایک شخص کی جیب میں یہ کتاب رہنا چاہیئے۔

اُمید کہ اِس کتاب کے پڑھنے والے اصحاب اپنا ووٹ سُوامی پارس ناتھ جی کو مرحمت فرما دینگے تاکہ وہ

آمدہ صدر ہند

بنکر پبلک کی مکمل خدمت انجام دے سکیں۔

اوم شانتی

کہتی ہے خلقِ خُدا غائبانہ کیا؟

سوامی پارس ناتھ جی اور اُنکے اوصاف کے متعلق کچھ کہنا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ تاہم آپ ذیل کی سطور میں دیکھینگے کہ نہ صرف ہندوستان بلکہ ممالک غیر کے مشاہیر نے بھی سوامی جی کی تعریف وتوصیف میں کیا کچھ کیا ہے۔ یہ نہ بھولئے کہ یہ سب حمد وثنا اُس ہستی کے لئے ہے جو ساٹھ سال تک گوشہ گمنامی میں کس مپرسی کی حالت میں پڑی رہی۔ اور اندازہ لگائیے کہ جب یہ ہستی ہندری پبلک کا صدر ہوگی تو اُس وقت ہمارے ملک کی کس قدر خوش قسمتی ہوگی۔

(ناشر)

---

(۱) لارڈ پیتھک لارینس وزیرِ ہند۔ انڈیا آفس۔ لندن

(مورخہ ۲۰؍اپریل ۱۹۴۶ء)

"ہندوستان کو آزادی دینے کیلئے آپ نے جو رائے دی ہے اُسکے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

(۲) ہز ایکسیلنسی لارڈ لن لتھگو وائسرائے ہند دہلی

"آپ نے جنگ جرمن کیوقت جو دُعا برٹش کے حق میں کی تھی وہ سپچ ہوئی ہے۔ شکریہ۔" (مورخہ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۳۹ء)

(۳) ہز ایکسیلنسی سر ہیری ہیگ گورنر یو۔پی۔ لکھنؤ

(مورخہ ۲۲ر جولائی ۱۹۴۱ء)

"آپ یوگی۔ شاعر اور وقت کی حکومت کے دوست ہیں"

(۴) ہز ایکسیلنسی مسز سروجنی نائیڈو گورنر یو۔پی۔ لکھنؤ

(مورخہ ۲۰ر فروری ۱۹۴۹ء)

"آپ نے اپنی کتاب کے جو ۱۳ شعر بطور نمونہ روانہ فرمائے ہیں اُنکو دیکھکر میں یقین کرتی ہوں کہ آپکی کتاب نوبل پرائز حاصل کرنے کے قابل ضرور ہے"

(۵) مسٹر گرانٹ صاحب۔ کمشنر آگرہ

(مورخہ ۳ر جون ۱۹۳۱ء)

"اگر سوامی پارس ناتھ کی پیدائش امریکہ میں ہوتی تو اب تک وہ صدر بنادئے جاتے۔ مگر ہندوستان کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ یہاں قابل آدمی بھوکوں مرتاہے اور ناقابل حلوا اُڑاتا ہے۔"

(۶) مسٹر مارشل صاحب - کلکٹر علی گڈھ

(مورخہ ۱۰ ر مارچ ۱۹۳۰ء)

"سوامی پارس ناتھ جی میرے اُستاد ہیں۔ آپ سے میں نے ہندی رامائن پڑھی تھی۔ سوامی جی ہندی اور اردو کے بے مثال شاعر ہیں۔ آپ جسقدر اعلیٰ شاعر ہیں اُسیقدر اعلیٰ سیاست داں بھی ہیں۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ سوامی جی کی رائے سے کام کرے۔"

(۷) حضرت جوش ملیح آبادی - ایڈیٹر "آجکل" - دہلی

"سُبحان اللہ۔ سُبحان اللہ! شعر کہے تو یوں کہے۔ واللہ یہ کلام بشر نہیں ہو سکتا۔ ان چیزوں کا جواب ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ ہے ادب برائے زندگی۔ کہاں ہیں ہندوستان کے شعرائے کرام۔ جنکو اپنے اپنے "بلاغت نظام" پر ناز ہے۔ وہ دیکھیں سوامی جی کے اِن گوہر ہائے آبدار کو جن میں ایک ایک راجہ بھی بیٹھا ہوا ہے۔ دُنیا بھر کے شاعر اگر ملکر سوامی پارس ناتھ کا مقابلہ شاعری میں کریں تو مجھے یقین ہے کہ وہ سب ہار جائینگے۔ اگر کسی شاعر صاحب کو دعوٰی ہو تو میدان میں آویں اور ایسے شعر کہکر دکھلا دیں۔ کوئی ایک مصرعہ کہدے ایسا تو ایمان لے آؤں اُس کی شاعری پر۔ سوامی پارس ناتھ کی جے۔ سوامی پارس ناتھ جی کی شاعری کی جے اور سوامی پارس ناتھ کے شعر کے راجہ کی جے۔"

(ماہنامہ "آجکل" ۱۵ ر نومبر ۱۹۴۹ء)

(۸) جناب حیات اللہ انصاری ایڈیٹر "قومی آواز" لکھنؤ

"آپکے ایک ایک شعر پر میں اپنی لاکھ لاکھ لائن نچھاور کرتا ہوں۔"

(روزنامہ قومی آواز لکھنؤ، ۱ر نومبر ۱۹۴۹ء)

(۹) مشہور افسانہ نویس منشی پریم چند بی۔ اے۔

ایڈیٹر "ہنس" بنارس۔ (مرحوم)

"اگر میں پریم چند ہوں تو آپ گیان چند ہیں۔"

(۱۰) شری مہادیوی ورما ایم۔ اے۔ الہ آباد

(بذریعہ رسالہ "سدھا" لکھنؤ)

"میں سونے تٹ پر آئی — سپنے لیکر الکوں میں
گایک وہ گان تمہارا — آ منڈرایا پلکوں میں
ہالہ سی ہالہ ہل سی — بہہ چلی اچانک لہری
ڈوبا جگ بھولا تن من — آنکھیں ستھلا کے سہری
بے سدھ سے پران ہوئے تھے — چھو چھو کہ جھنکاروں کو
اُڑتے تھے اکلاتے تھے — چمبن کرنے تاروں کو
ہو گئیں کہاں انترہت — سپنے لیکر وے راتیں
جبکا پچھ آنوکت کر — بجھنے جا دینگی آنکھیں"

ترجمہ:- اے شاعر۔ جب میں اپنے جملہ خیالات اپنے بالوں میں باندھ کر اُس منزلِ مقصود کے سنسان ساحل پر جا بیٹھی تھی تب آپکی شاعری میری پلکوں میں آکر منڈرانے لگی۔ میرے دلمیں انگوری شراب کی ندی بہنے لگی۔ مجھے تن۔ من اور دُنیا کی یاد نہیں رہی۔ میری آنکھیں تھک کر کانپنے لگیں۔ آپکے ستار کے تاروں کو چھو چھو کر میرے پران بیہوش ہو گئے۔ پھر میرے پران بیچین ہو کر اُڑنے لگے کیونکہ وہ آپکے آنکھوں کو چومنا چاہتے تھے۔ وہ وقت کب آئیگا کہ جب میں آپکو اپنی شکتی سے امداد دیتی ہوئی آپ میں جذب ہو جاؤنگی۔؟

(۱۱) ڈاکٹر رام کمار ورما ایم۔ اے پروفیسر الہ آباد یونیورسٹی الہ آباد

"شاعری کے دربار میں آپکی کرسی پہلی کرسی ہے"۔

(۱۲) مشہور شاعر حضرت احمق پھپھوندوی

"ہندوستان میں اہل کمال کی کمی نہیں ہے۔ صرف اہلِ نظر کی کمی رہی ہے۔ اب ہندوستان آزاد ہو چکا ہے۔ اِس لئے اہل نظر کی افراط بھی ضروری ہے۔ سوامی جی اردو شاعری میں اِسوقت یکہ و تنہا "کوس لمن الملک الیوم" بجا رہے ہیں اور سارے شاعران کے آگے دم بخود ہیں"۔

(ماہنامہ غالب بمبئی۔ مارچ ۵۰ء)

(۱۳) سیّد فرخ حیدر بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی شمس آباد۔ فتح گڈھ

"یہ جانکر بے حد مسرّت ہوئی کہ ضلع اٹاوہ میں ایک شخص ایسا موجود ہے کہ جسکے

ہاتھ میں تمام ہندوستان کی قسمت ہے۔ اور جو وقت آنے پر بھارت کی کایا پلٹ کردیگا۔ سچ ہے دُنیا میں دغا غداروں کی کمی نہیں ہے۔ ہندوستان کی فلاح اور بہبود صرف آپ ہی کے ہاتھوں ہو سکتی ہے۔"

(بذریعہ خط ۵ ر مارچ ۱۹۵۰ء)

(۱۴) جناب مولوی غُلام عبّاس ایڈیٹر "غالب" بمبئی

"جنابِ قلمؔ مُلک کے مایہ ناز اہلِ قلم نہیں ہیں بلکہ خود بہ نفسِ نفیس قلم ہیں"

(ماہنامہ غالب بمبئی مارچ ۵۰ء)

(۱۵) حضرت سیّد محمدؐ اظہر شاہ "قیصر"

"سوامی جی کے ہر ہر شعر میں ہزاروں نکتے اور باریکیاں پوشیدہ ہیں۔ آپکی شاعری میں راجہ اور رانی کی موجودگی کی وجہہ سے صرف لفظی مُناسبتیں ہی بے ارادہ پیدا نہیں ہو گئیں ہیں۔ بلکہ واقعات کا ایک خاص تسلسُل اور حقیقتِ حال کا دلچسپ اظہار بھی ہے۔ اِن سب چیزوں نے ملکر سوامی جی کو اِس زمانہ کا سب سے بڑا شاعر بنا دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سوامی جی کا ہر شعر شرح کے قابل ہے۔ میرا خیال ہے کہ اب۔ جگرؔ۔ احمقؔ۔ جوشؔ۔ آرزوؔ۔ فراقؔ اور ساغرؔ وغیرہ تمام شعرا اپنی شاعری کا بوریہ بستره سمیٹ لیں۔ سوامی جی کے سامنے اُنکا چراغ نہیں جلیگا۔"

(روزنامہ قومی آواز لکھنؤ ۲۰ ر نومبر ۴۹ء)

(۱۶) شاہ انتظام الدین جمالی - ایم - ایس - سی - بی - ٹی - علیگ

(فیروز آباد)

"تمہیں راشٹرپتی کی چیئر ملیگی۔
اور ساری دنیا کی کیئر ملیگی
ایک گھوڑا اور ایک میئر ملیگی"

(۱۷) مسٹر مقتدا خاں - نائب جیلر - بریلی

"علم میں حضرتِ جاموش سے بھی پایہ بلند۔
عقل میں ثانئ علامہ ابن چرزوق
آشیانہ ہے وہاں آپکی رفعت کا جہاں
حضرتِ زاغ کی پرواز کا سینہ بھی ہے شق"

(۱۸) لالہ بھگواندین جی - پروفیسر ہندو یونیورسٹی -

بنارس - (مرحوم)

ہم لوگ شاعری کے ستارے ہیں اور آپ شاعری کے ہردلعزیز چاند ہیں۔"

(۱۹) بابو رام داس گوڑ - ایم اے - ایڈیٹر "گیان" الہ آباد - (مرحوم)

"آپ کوہ نور ہیرا نہیں بلکہ پارس ہی ہیں۔ قدرت نے آپ کو شاعر

اوّل اُشنا بنایا ہے۔ یعنی ویدوں کے مشہور شاعر اُشنا کے آپ اوتار ہیں۔ آپ قوم کا یستھ کی آتما ہیں۔ آپ وقت آنے پر بھارت کے سب دُکھوں کی ہولی جلا دینگے۔"

(۲۰) پانڈے بیچن شرما۔ "اگر" ایڈیٹر "متوالا"، مرزا پور

"ہم سب میں سے آپ اچھا لکھتے ہیں۔"

(۲۱) پنڈت سورج نراین دیاس۔ جیوتشاچاریہ

ایڈیٹر "بکرم" اُدجین

"ہمنے سوامی جی کی جنم پتری بغور ملاحظہ کی ہے۔ آپ کے گرہ ایسے ہیں کہ جسکے ذریعہ آپ تمام جغرافیہ کو فتح کر سکینگے اور زمانہ کا تختہ پلٹ دینگے۔"

(۲۲) جناب ایڈیٹر صاحب "چلمن"۔ دہلی

"سوامی جی کی عالمگیر مقبولیت کو دیکھکر ہم بھی آج اُنکی شخصیت اعترافی کی سند لکھ رہے ہیں۔ سوامی جی ۴ر فروری ۵۰ء کے جشن جمہوریت کے مُشاعرے کے سلسلہ میں دہلی تشریف لائے تھے یا یہ کہیئے کہ لائے گئے تھے اور یہاں وہ تقریباً ایک ہفتہ مقیم رہے۔ اِس ایک ہفتہ کے دورانِ قیام میں سوامی جی کے شیدائی چوبیں گھنٹے اُن کے گرد اس طرح چکر لگاتے رہے تھے کہ جیسے شہد کی مکھیاں کنول کے پھول پر منڈلاتی ہیں۔ جو

اُنکی عام مقبولیت کا بہترین ثبوت ہے۔ سوامی جی نے دہلی آکر اپنے کلام اپنی باتوں اور اپنی صفتوں سے دہلی کے عوام کا دِل ہاتھوں میں نہیں بلکہ قمیض کی جیب میں لیکر رکھ لیا ہے۔ اُن کے یہاں سے تشریف لے جانے کے بعد آج بھی سیکڑوں شیدائی اُنکے استھان پر جوق در جوق آتے ہیں اور زیارت کر کے چلے جاتے ہیں۔ ہندی کے تو آپ کوی" ہیں ہی۔ لیکن اُردو کے بھی آپ" بے پناہ شاعر" ہیں۔ آپکے کلام میں ایک انوکھی خوبی یہ بھی ہے کہ ہر شعر میں ایک لفظ اُس شعر کا راجہ ہوتا ہے کہ جو آپکے دماغ کی جدّت ہے۔

(ماہنامہ" چلمن" ماہ اپریل ۱۹۵۰ء)

(۲۳) جناب ایڈیٹر "غالب" بمبئی

"سوامی جی کے شعر فن الہام نویسی میں جسے شاعری کی قدیم اصطلاح میں" تصوّف" اور جدید اصطلاح میں" ترقی پسندی" کہتے ہیں حرف اوّل کا حکم رکھتے ہیں۔ بقولِ پروفیسر واقف صاحب۔ کِسقدر ٹکسالی چیزیں ہیں۔

(ماہنامہ غالب بمبئی اپریل ۱۹۵۰ء)

(۲۴) سات ستارے

(بموقع جشنِ جمہوریت لال قلعہ دہلی ۴ر فروری ۱۹۵۰ء)

ہم سات آدمی ایکساتھ اعلان کرتے ہیں کہ سوامی پارس ناتھ جی

زراعت اور دفینہ کے ایکسپرٹ ہیں۔ چونکہ روٹی اور روپیہ کیواسطے پبلک حیران اور سرکار پریشان ہے اِس لئے آیدہ چناؤ میں سوامی جی کو ہی صدرِ ہند کی کرسی دیکر اُن کو کام کرنے کا موقع دیا جاوے۔

۱۔ احمد خاں۔ ایم۔ ایل۔ اے۔ لکھنؤ۔

۲۔ بندے علی خاں۔ ایم۔ ایل۔ اے۔ بریلی۔

۳۔ شاہد حسین۔ ایم۔ ایل۔ اے۔ مُراد آباد۔

۴۔ عبدالحی۔ ایم۔ ایل۔ اے۔ بنارس۔

۵۔ عبداللہ خاں۔ ایڈیٹر "خاتون" دہلی۔

۶۔ حضرتِ "دِل" میرٹھی۔

۷۔ مولانا سمیع اللہ خاں۔ مالک مکتبہ عزیزیہ۔ اردو بازار۔ جامع مسجد۔ دہلی

(۲۵) مولنا محمد سمیع اللہ صاحب قاسمی

مالک کتب خانہ عزیزیہ اردو بازار جامع مسجد دہلی

میری رائے میں سوامی پارس ناتھ جی سیاست کی جان ہیں۔ کیونکہ آپ کو قدرت نے زراعت اور دفینہ کا پروگرام ہولڈر بنایا ہے روٹی اور روپیہ کیواسطے

پبلک پریشان اور حکومت حیران ہے، اور وہی دو چیزیں سوامی جی کی جیب میں موجود ہیں۔ دراصل آئندہ صدر وہی ہونا چاہیئے کہ جو ردی اور روپیہ کا مکمل انتظام کر سکے اور وہ سوامی جی کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ ہند کے مسلمانوں سے میں عرض کرونگا کہ وہ اپنا ووٹ سوائے سوامی جی کے دیگر کسی شخص کو واسطے صدارت ہرگز نہ دیویں۔ ملک اور قوم کی یہی اصلی خدمت ہوگی اور ووٹ کا صحیح استعمال بھی یہی ہے۔

سوامی جی شاعری کی بھی جان ہیں۔ گویا مولانا روم۔ شیخ سعدی۔ امیر۔ غالب اقبال۔ تلسی اور کبیر وغیرہ منجملہ مشہور شاعروں کو بطور پھول تصور کر کے سوامی جی کو ان پھولوں کا عطر خیال کریں۔ انمیں سب شاعر ہیں اور سب شاعروں میں وہ ہیں۔

لہذا سوامی جی شاعری اور سیاست میں ہم سب کے گرو ہیں۔ ضرورت صرف یہ ہے کہ سوامی جی کو انچارج گاندھی مانکر ہم نے جو آندھی گاندھی کیلئے پیدا کی تھی وہی آندھی اب سوامی جی کے پیچھے لگا دیں۔ آمین۔

(مورخہ ۱۸ر جولائی ۵۰ء)

میری رائے (۲۶)

(از۔ مسٹر گوپی ناتھ صاحب آمن پروونشنل پریس آفیسر دہلی)

آگہی دام شنیدن جسقدر چاہے بچھائے مدعا عنقا ہے اپنے عالم تحریر کا

شعر و شاعری کی تمام قیدیں اور سیاست کی تمام بندشیں دنیوی

KASHMIR UNIVERSITY
Iqbal Library

کلام کے لئے ہیں جس کلام کے متعلق شاعر انقلاب حضرت جوش ملیح آبادی کی یہ رائے ہو کہ یہ کلام بشری نہیں ہے اس پر تنقید کیسی سوامی پارس ناتھ ایک ایسے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں جس کے متعلق بلا خوف تردید یہ کہا جا سکتا ہے۔

مشو منکر کہ در اشعار این قوم
ورائے شاعری چیزے دگر ہست

سوامی جی نے خوب فرمایا ہے۔

قلم کی یہ قلمکاری عجوبہ ہے نرالی ہے
قلم بھی توڑ ڈالا ہے۔ دوات بھی پھوڑ ڈالی ہے

اور وہ دنیا کے شاعروں کو اِن لفظوں میں چیلنج کرتے ہیں۔

دنیا کے کسی بھی شاعر میں اگر ہو شاعری کی گرمی
تو آجاوے میدان میں اور ہو جاوے امتحان
یا تو آپ مجھے فتح کریں یا خود کو فتح کرنے دیں
تا کہ قلم کی بادشاہت کا پیدا ہو اطمینان

میں دنیا کے سب شاعروں سے تو واقف نہیں لیکن جتنے شاعروں کا کلام میں نے پڑھا ہے اُن میں سے کوئی سوامی جی کے کلام کو نہیں پہنچتا بلکہ قریب تک نہیں جاتا اُردو میں بیسویں صدی کے دوسرے ربع میں اقبال اور جوش چوٹی کے شاعر مانے گئے مگر حقیقت یہ ہے کہ چوٹی کے شاعر سوامی جی ہیں یہ دونوں بغیر چوٹی کے ہیں اقبال کا کلام مذہب سے گھرا ہوا ہے جوش کے کلام میں بے دینی ہے مگر سوامی جی کے کلام کو دیکھئے تو یہ نظر آئیگا کہ جوش و اقبال یعنی کفر و

دین دونوں سے بالاتر ہے مجھے خوشی ہے کہ جوشؔ صاحب نے سوامی جی کی عظمت کو مان لیا ہے اُنہوں نے بہت دور اندیشی سے کام لیا مستقبل سوامی جی کے ہاتھ ہے وہ ہندوستان ہی نہیں بلکہ دنیا کے رہنمائے اعظم ہونے کا ارادہ اور یقین رکھتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ سوامی جی نے شاعری کا کایا کلپ کیا ہے وہ سیاسیات اور اقتصادیات کے بھی ماہر اعظم ہیں مگر اس بارے میں میں چند مجبوریوں کی وجہ سے قلم نہیں اٹھا سکتا۔

جوشؔ کو بڑھاپے کا ڈر ہے وہ کہتے ہیں۔

معشوق کہیں آپ ہمارے ہیں بزرگ ناچیز کو وہ دن نہ دکھانا یارب

مگر سوامی جی کو یہ خوف نہیں دیکھیئے وہ فرماتے ہیں۔

ملے گی جب اپنی پیاری جڑے گی ناڑی سے ناڑی
بڑھاپے کو پوچھے کا کون موت مرجاوے ہتھیاری

اب یہ بات میں سُخن سنج اصحاب پر چھوڑتا ہوں کہ پالا کس کے ہاتھ رہا نیاز عشق کو جوشؔ نے بھی خوب لکھا ہے مگر اس کا جواب کہاں۔

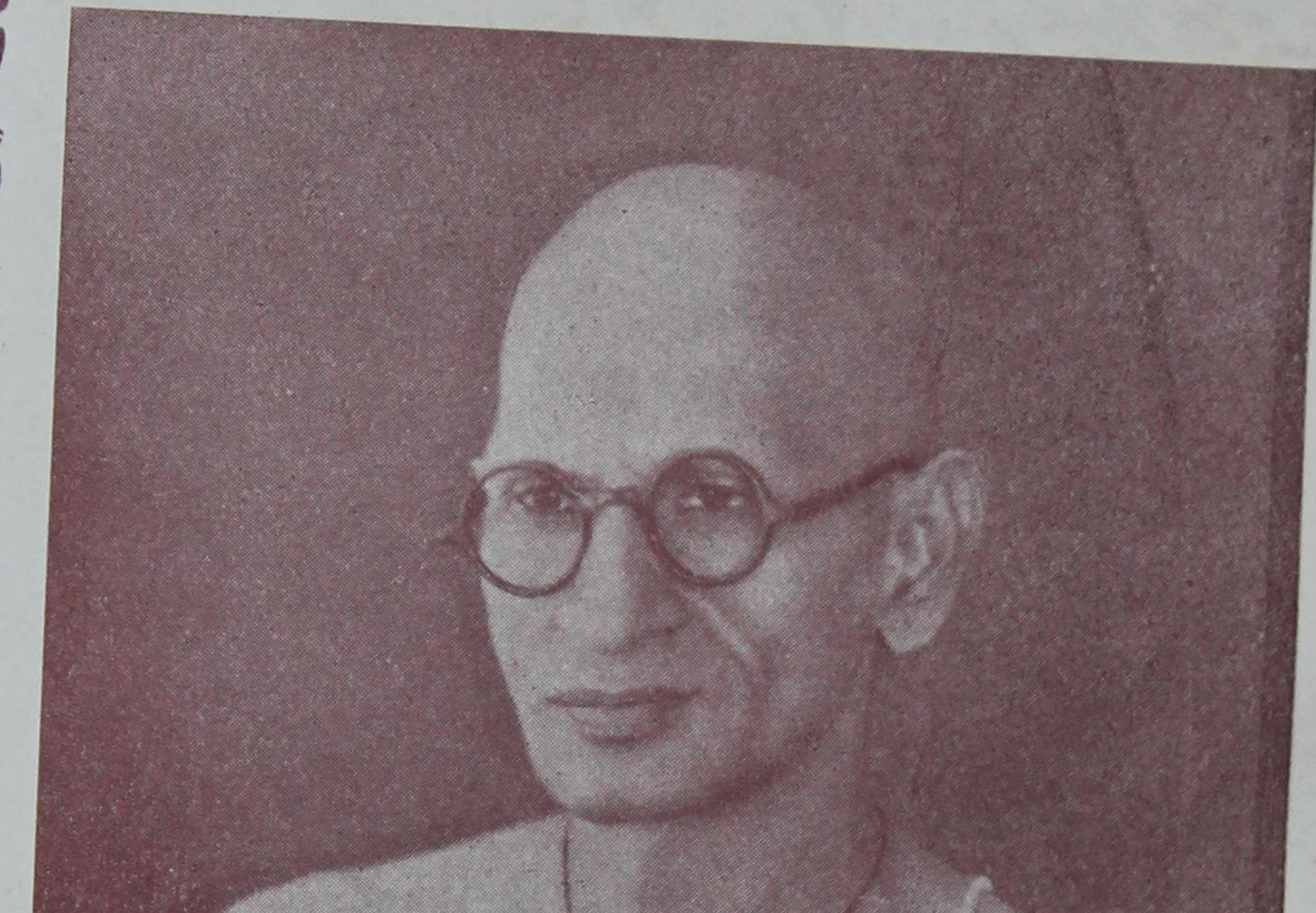
میں تم سے تم کو مانگوں ت۔ت۔ت تم کو مانگوں

سچ ہے :- این سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

کسی ناسمجھ شاعر نے کہا :- "شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا"

لیکن سوامی جی وہ گدا ہیں جو شاہوں کو نوازتے ہیں دنیا کی یہ بدقسمتی رہی ہے کہ اُس نے بڑے آدمیوں کو اُنکی زندگی میں نہیں پہچانا ہمیں یہ جان کر خوشی ہوئی کہ سوامی جی نے اپنے کشف سے معلوم کر لیا ہے کہ اُنکی عمر بہت زیادہ ہے وہ دنیا سے اپنی عظمت منوا کر رہیں گے۔ خدا بھلا کرے حضرت احمق پھپھوندوی کا جنہوں نے سوامی جی کو اُردو شاعری پر مائل کیا وہ سوامی جی کے ہموطن ہیں اور اسکے لئے موزوں بھی ہیں ؎ ہے پرے سرحد ادراک سے اپنا مقصود"

(مورخہ ۲۰ر جولائی سنہ ۱۹۵۰ء)



Swami Paras Nath Ji

دیوارِ قہقہہ

یعنی

دیوانِ قلم

بیانِ اوّل۔ محبّت ھی محبّت

(نوٹ) جس لفظ کے نیچے لائن ہو وہ لفظ شعر کا راجہ خیال فرما دیں۔ اگر دو لائن ہوں تو ایک لفظ بطور راجہ اور دوسرا لفظ بطور رانی تصوّر فرماویں۔

---

(۱) پرماتما سے محبّت

کام کرتے بنا ہاتھوں — بنا پیروں وے چلتے ہیں
ستم کرتے۔ صنم میرے — بدن بن وے لپٹتے ہیں

---

(۲) آتما سے محبت

رام مانِند ساگر ہے عجوبہ پانی اُسکا ہے
کہ جس کی بوند- بوند بھیتر ایک معشوق بیٹھا ہے

(۳) محبت سے محبت

عاشق بھی تو ہے اور معشوق بھی تو ہے
قاصِد بھی تو ہے اور- رقیب بھی تو ہے
اے مُحبّت ! کیسے کیجائے شکایت تیری
جبکہ تو ہی تو ہے اور- تو ہی تو ہے

(۴) پروانہ کی مُحبّت

شمع آگے صنم کو دیکھتے ہیں ہم سُلگتے ہیں
پتنگے جل- بھُن کہتے تھے محبّت اِسکو کہتے ہیں

(۵) بھونرے کی مُحبّت

کمل کے پھول میں بھونرا رات میں قید ہو بیٹھا
صبح ہنسکرکے وہ بولا مُحبّت اِسکو کہتے ہیں

(۶) ہرن کی محبت

ترنم بینا کا سنکے
ہرن خود۔ جال میں آیا
رات میں روکر وہ بولا
محبت اسکو کہتے ہیں

(۷) شہزادی کی محبت

جنک راجہ کی شہزادی
بہو تھی راجہ دسرتھ کی
گئی بن۔ رام کے پیچھے
محبت اسکو کہتے ہیں

(۸) بادشاہ کی محبت

شاہ ایڈورڈ ہشتم نے
تاج کو کردیا۔ فٹ بال
تان کر مار دی ٹھوکر
محبت اسکو کہتے ہیں

(۹) مزدور کی محبت

سنا فرہاد نے جیوں ہی
کہ شیریں مر گئی میری
بیلچہ سر پر دے مارا
محبت اسکو کہتے ہیں

(۱۰) صنم کی آنکھیں

نہ کعبے میں۔ نہ گرجے میں
نہیں بت خانے میں دیکھی
اگر وہ جوت دیکھی تو
صنم کی آنکھوں میں دیکھی

(۱۱) صنم کی زُلف

زُلف کالی بَراجی ہے   صنم کا چاند چہرہ ہے
حُسن کے اُس دفینے پر   ناگ کالے کا پہرہ ہے

(۱۲) صنم کے گال

صنم کے گال جو دیکھے   تو جی خوش ہو گیا میرا
شہد میں دودھ مُنجمِد   سمندر سا اُمڑتا تھا

(۱۳) صنم کے دانت

صنم کے دانت چمکیلے   عجب رنگت دکھاتے ہیں
دِوالی رات- جمنا میں   چراغوں کی قطاریں ہیں

(۱۴) صنم کی چھاتی

صنم گر پریم سے ہنسکر   لگا لیتے مجھے چھاتی
میری تقدیر کھُل جاتی   میری تدبیر بن جاتی

(۱۵) صنم کی گلی

صنم کی گلی سے ہو کر   سبھی عالم نِکلتا ہے
فقط میری مناہی ہے   کہ جس کا دم نِکلتا ہے

(۱۶) صنم کا صحن

اے بادل۔ ہمیشہ کام
کرتے تم غریبوں کا
ہمارے پریم کے آنسو
صنم کے صحن میں برسو

(۱۷) صنم کی پوجا

اگر معشوق اپنے کی
کروں پوجا تو کیا بیجا؟
میرے معشوق کی صورت
خدا سے ملتی جلتی ہے

(۱۸) صنم کی عزّت

محبّت کی محبّت ہے
عبادت کی عبادت ہے
جہاں ہو کر صنم جاویں
وہاں نقشِ قدم چومو

(۱۹) صنم کا چہرہ

ہوئے بیہوش جب موسیٰ
تو ہنسکر طور یوں بولا
چرن کا ناخن دیکھا تھا
صنم کا مُنہ کب دیکھا تھا؟

(۲۰) صنم کا تِل

بہت چھوٹی میری ہستی
ایک سرسوں کے قابل ہوں
رُخِ رُخسارِ جاناں پر
بنا اِک چھوٹا سا تِل ہوں

(۲۱) صنم کی مار

کماں سی کھینچ ابرو کی صنم مسکاتے جاتے ہیں
ایک گولی ہی کافی تھی دُونالی کیوں چلاتے ہیں

(۲۲) صنم کی ضرورت

صرف زندہ کو۔ زندہ دِل نہیں زندہ سمجھتے ہیں
نہیں جبکا صنم کوئی اُسے بھی مُردہ کہتے ہیں

(۲۳) صنم کا مسکرانا

پریشاں میں بھی رہتا ہوں اور حیران جگ سارا
صنم کے مُسکرانے میں چھاگیا۔ اِندر دھنش پیارا

(۲۴) صنم کا چومہ

جسے تُم کہتے ہو۔ چُومہ جسے تُم کہتے ہو۔ بوسہ
اُسے ہم کہتے ہیں۔ چُسکی چرس یا چائے۔ سُدھایا مے

(۲۵) صنم کا سوال

صنم نے مجھسے پوچھا تھا کہ کیا لیکر میں آیا ہوں
کہا میں دست بستہ ہو تمہاری یاد لایا ہوں

(۲۶) صنم کے تلوے

کسی پوشاک میں آؤ تمہیں پہچان ہم لینگے
صنم تم وہ ہمارے ہو کہ جس کے تلوے چاٹے تھے

(۲۷) صنم کی موجودگی

درختِ اعظم جو جنّت میں نہ اُسکا سایہ چاہیں ہم
اگر محبوب۔ گل باہیں تو نیم ہی ہے۔ درختِ اعظم

(۲۸) صنم کی زُبان

صنم کو گود میں لیکر زُباں کی نوک جو چوسی
مزہ ویسا نہیں پایا نہ خِلوت میں نہ جلوت میں

(۲۹) صنم کی عاجزی

صنم کو باغ میں لے جا کیا سِنگار پھولوں سے
قدم جب پکڑے عاشق نے صنم بولے۔ ارے توبہ

(۳۰) صنم سے وصل

نہیں تعریف عاشق گر
وصل مانگے۔ صنم آگے
اصل میں وصل ہے وہی
کہ جب معشوق خود مانگے

---

(۳۱) صنم کی رُخصت

بُہت رویا تھا میں اُسدِن
تھام کر دامن دلبر کا
صنم کی آنکھوں کا آنسو
میری آنکھوں میں آ ٹپکا

---

(۳۲) معشوق کی اصلیت

صورتِ محبوب پر
چھائی خدائی بہار تھی
ورنہ چکنی اور چُپڑی
مانس کی دیوار تھی

---

(۳۳) صنم کا پردہ

رہے وہ بولتے مجھسے
مگر آنکھوں میں پردہ تھا
نہیں معلوم تھا مجھکو
کہ اِسکو کہتے ہیں پردہ

(۳۴) عجب معشوق

الٰہی۔ آپ میری جان
عجب دلبر کو دیتے ہیں
نہ میری بات سُنتے ہیں
نہ اپنی بات کہتے ہیں

---

(۳۵) مُحبت کا قانون

عُمر سے اور دُوری سے
نہیں ہے عشق کو مطلب
چکوری کل کی لڑکی ہے
وہ بوڑھے چاند پر عاشق

---

(۳۶) صنم کی نظر

نہ وے گولی چلاتے ہیں
نہ وے گولا چلاتے ہیں
صنم نے نظر کے ذریعہ
ہزاروں مار ڈالے ہیں

---

(۳۷) صنم کا بلُانا

نہ وے سیٹی بجاتے ہیں
نہ قاصد سے بلُواتے ہیں
صنم ابرو کی جنُبش سے
مجھے اندر بلاتے ہیں

(۳۸) صنم کی پاکیزگی

آئے وعدے پر مگر جب آرزو میری سُنی
دانت سے لب کاٹ کر سر کو ہلا کر چل دیئے

---

(۳۹) رقیب کی تقدیر

رقیب نے آ۔ سرے مجلس صنم میں۔ عطر مل ڈالا
لکیریں۔ دونوں ہاتھوں کی مینے مل مل کے۔ مل ڈالیں

---

(۴۰) مُحبّت اور نفس

جگت کا پریم راجہ ہے جسے ہمنے بھگایا ہے
ہائے رے۔ تختِ شاہی پر نفس۔کُتّا۔ بٹھایا ہے

---

(۴۱) مُحبّت کے مُقام

جائے چوٹی۔گال۔آنکھیں انگوٹھہ پیر دائیں کا
زُباں کی نوک۔پانچوں ہیں قیام رہتا ہے امرت کا

(۴۲) زمین پر جنّت

شام ہو۔ بزمِ شاعری ہو
چائے ہو۔ عطر کی بارش
دادِ معشوق دیتا ہو
اسے بھی جنّت کہتے ہیں

---

(۴۳) ننگا لڑکا

ارے لڑکے۔ ارے ننگے
رہو ننگے۔ رہو لڑکے
نہ تجھکو شوبھا دے سکتے
ریشمی۔ مخملی۔ کپڑے

---

(۴۴) قاصد کا بیان

شکایت آپکی بجا
کہ میرا دلبر ہرجائی
تمہارا نام سُنکر۔ آنکھ
اُنکی ڈبڈبا آئی

---

(۴۵) گلستانِ عشق

عشق کا باغ عجوبہ ہے
وہاں پر کوئی مت جاوے
اگر جاوے تو مرجاوے
نہیں تو۔ پاگل ہو جاوے

(۴۶) صنم کی ابرو

نظر کو تیر سمجھو تم
اور۔ ابرو کٹارا ہے
نظر سے جو نہ مر پایا
اُسے ابرو نے مارا ہے

---

(۴۷) صنم کو نوٹس

اب وقت آگیا بالکل
جب دو بچھڑے مل جاتے
کچھ میں۔ زِنگتا آیا ہوں
کچھ آپ۔ سر کتے آتے

---

(۴۸) محبّت کا جال

ارے ناصح۔ محبّت سے
مجھے تو کیوں ہٹاتا ہے؟
خدا خود۔ جالِ اُلفت میں
مجھے اُلجھا دکھاتا ہے۔

---

(۴۹) اپنی عورت

آپکی سیرت سی سیرت
آپکی صورت سی صورت
آپکی روح آدھی وہ
کہاں ہے آپکی عورت؟

(۵۰) اپنی عورت سے فایدہ

ملیگی جب اپنی پیاری سی
جُڑ جگی ناڑی سے ناڑی
بُڑھاپے کو پوچھیگا کون
موت مر جاوے ہتیاری

---

(۵۱) اپنی عورت کا خط

تمہاری پہلی پاتی سے
خوشی چھاتی میں یوں چھائی
گویا۔ انہد کے سرگم میں
صبح شبنم رانی ناچی

---

(۵۲) اپنی عورت کو جواب

پڑھو توبہ جُدائی پر
ارے۔ امرت بن آ سنگی
ہائے سارنگی۔ نارنگی
ہائے اردھنگی۔ ہائے ننگی

---

(۵۳) اپنی عورت سی عرض

او میری جادوگرنی
ہم آج سامنے آئے
اب ایسا جادو مارو
جو تو۔ اپنی ہو جائے

(۵۴) اپنی عورت سے مانگو

میں ہاتھ جوڑ کر مانگوں   میں چرن چپٹ کر مانگوں
میں گودی بھر کر مانگوں   میں آنسو بھر کر مانگوں
میں تمسے تمکو مانگوں   ٹ۔ٹ۔ٹ تمکو مانگوں

(۵۵) عورت کی موجودہ محبت

بیٹھ جاتی ہو۔ گودی میں   اور پھر۔ چومہ دیتی ہو
مرد وہ غیر ہے۔ پگلی   جسے تم اپنا کہتی ہو

---

(۵۶) اپنے شوہر سے محبت

تمہارا دولہا۔ تمسا ہے   تمہاری صورت۔ مورت کا
کھوج اپنا جوڑا اصلی   تمہارے جیون نمبر کا

---

(۵۷) آنکھ میں آنکھ

کیا کہوں کہ جو کچھ چھپا ہوا   سرکار۔ تمہاری آنکھوں میں
ہم رہیں تمہاری آنکھوں میں   تم رہو ہماری آنکھوں میں

(۵۸) چاہ کی چائے

نہیں ہے چاہ جنہیں۔ وہ
یہاں بیکار جیتے ہیں
چاہ کا لُطف کیا جانیں
نہیں جو۔ چائے پیتے ہیں

---

(۵۹) خالق باری

ایک دن دیکھی جھلک
اپنے اُس محبوب کی
سر سے لیکر پیر تک
خالق باری ہتی پچھی

---

(۶۰) نا اُمیدی

پیڑا کا پلنگ بچھا کر
دردوں کی دری بچھائی
تنڑپن کا تکیہ رکھکر
رنجش کی اوڑھ رضائی
میں روتے روتے سوئی
مت مجھے جگانا کوئی

(۶۱) صنم کا دروازہ

نہ رستہ سیدھا پاؤں گا
بھٹک بن بن میں جاؤنگا
تھکاوٹ تن میں لاؤں گا
رُکاوٹ من میں پاؤں گا

نام رٹ رٹ مِٹ جاؤنگا
تمہارے در پر۔ آؤنگا

---

(۶۲) بے وفائی

ساگر کے پاس پہونچکر گنگا نے بھجا پیاری
سو میل گری پیچھے کو ساگر نے کہنی ماری
پیارے۔ کہو پریم کرنے کا
یہی نتیجہ ہوتا ہے۔؟

---

(۶۳) تیری پناہ

آسمان پر۔ کالا بادل چمک رہی۔ گھاٹی میں بجلی
دبک رہا سمنسان ندی کا جلدی مجھے اُڑھالو کمبلی

---

(۶۴) گاتیری سے مُحبت

شری گاتیری دیوی کا ہمارا دِل جپ گاتا ہے

کہ جسکے چھونے سے شو بھی   منوہر شیو بن جاتا ہے

---

(۶۵) کرشن سے محبت

کھوجتا پھرتا چاروں اور   کسی نے دیکھا من کا مور؟
ارے وہ من موہن۔ چت چور   کسی نے دیکھا اپنا مور؟
شیام۔ شیام۔ گھن شیام گھٹائیں   نکھ پنتیا میر چھور
ناچتا گیا۔ گھاٹ کی اور   ہائے رے وہ میرا من مور!

---

(۶۶) شو سے محبت

اسمیں کوئی رنگ نہیں ہے   دکھلاوٹ کا ڈھنگ نہیں ہے
چنگ سنگ مردنگ نہیں ہے   بیڈھب خوشبو سنگ نہیں ہے
کرپا کر لو آج قبول   ہمارا یہ بیلے کا پھول
تمہارے سیت روپ انکول   ہمارا چھوٹا جیون پھول

---

(۶۷) اوم سے مُحبّت

اوٓم پرم پتا پرماتمن اوم سچّدانند گھن
کرو شدھ بدھی۔کرو شدھ پران کرو شدھ من

(۶۸) وصل سے انکار

آگ بولی یوں۔پانی سے کہ دلِ کہتا ہے۔میں آؤں
مگر یہ خوف لگتا ہے کہ مِلتے ہی نہ۔بجھ جاؤں

(۶۹) معشوق کا معشوق

معشوق سب۔جگت کے پروانے بنے گھومیں
اس عاشق کو اب ایسا معشوق بنا دیجے

(۷۰) دِلی فرحت

دیکھ بادل ہوئے یا دِل کسان اور مور اور مینڈک
پپیہے کی خوشی اوپر مگر تینوں نچھاور ہیں

(۷۱) میرا دِل

خدا مجھکو بنا دیتا اگر باغِ جہاں مالی
کسی بھی پھول کی ہرگز نہ ہونے دیتا۔ پامالی

---

(۷۲) میری عادت

سخاوت کی سخاوت ہے حلاوت کی حلاوت ہے
جفا کرے۔ چاہے کوئی وفا کی میری عادت ہے

---

(۷۳) صنم کا باجا

بھوگ کے تال کی مچھلی جوگ کے تال میں آجا
دیکھ پھر جلوہ جانا نال سُنو پھر۔ سرگم کا باجا

---

(۷۴) رات کی بات

رات میں بیٹھی رہتی رات رات میں روتی رہتی رات
صحن میں۔ پھیلے ہیرا لعل رات بھر۔ تارے گنتی رات

(۷۵) پپیا کون؟

آسماں میں چاند ہنس رہا
کھڑے ہوئے ہم جمن کنارے
شاعر سوچ رہا من مارے
پپیہا۔ کسکو پیا۔ پکارے؟

(۷۶) چشم جاناں

سُفیدی گیان۔ سُرخی پریم ۔ اور آنند کالا ہے
صنم کی آنکھ میں گویا۔ سچّدآنند اُجالا ہے

(۷۷) عداوت سے عداوت

کروں میں دُشمنی کیسے
اگر ہو اپنا دُشمن بھی
محبّت نے نہیں رکھّی
جگہ دلمیں۔ عداوت کی

(۷۸) عجب سوال

تڑپتے دیکھ بجلی کو
صنم بجلی سے یوں بولے
کون تم ہو۔ جو پردے سے
نکلنے کو مچلتے ہو؟

(۷۹) مُحبّت کے دُشمن

مُحبّت کو نہیں مطلب ذات سے اور مذہب سے
یہ دونوں دشمن جانی مُحبّت عالمگیری کے

---

(۸۰) اپنے کو پیار کرو

تمہیں آگے۔ تمہیں پیچھے تمہیں اوّل۔ تمہیں آخر
نہیں معلوم یہ ہوتا کہ کسکو کھوجتے ہو پھر؟

---

(۸۱) منزل کا گیت

پہونچ منزل پر۔ شاعر نے بانسری میں۔ یہ گیت گائی
تمہیں اوپر۔ تمہیں نیچے تمہیں نر ہو۔ تمہیں ناری

---

(۸۲) مُحبّت سیکھو

نصف شب گر کوئی دُکھیا تمہارے در پر آ رو دے
نہ اُس پر آپ خفا ہونا ہماری کُٹی دکھا دینا

(۸۳) تین پیارے

ہمارے تین قاضی ہیں   ہمارے تین ہیں حاجی
شری یُت رامچندر جی   محمدؐ جی۔ و عیسیٰ جی

---

(۸۴) مُحبّت کا بھروسہ

آپکے پہلو میں سر رکھ   مجھے سونا پسند آیا
اگر سر آپ ہی کاٹیں   تو پھر مالک ہے بس۔ اللہ

---

(۸۵) عشق حقیقی

خدا کا نام سُنا ہی تھا   نہیں دیکھا تھا وہ محبوب
مگر جب دیکھا۔ تب دیکھا   خدا کیا خوب۔ رام کیا خوب

---

(۸۶) اوتار سے مُحبّت

خُدا کے عاشق بنتے ہیں   ہمارے شاعر اور یوگی
کہاں وہ جسکو ایشور نے   بنا معشوق۔ لیا گودی

(۸۷) قلم سے محبت

اِس بزمِ اعلیٰ اندر سوامی کو کر دو - ساقی
ایشور نے گودی میں لے جسکی سب دیہی - چاٹی

(۸۸) محبت کو دیکھو

اگر دیکھنا ہے - تو دیکھ - مگر دیکھ
چہرہ دیکھنا - اور نیچے نہ دیکھ

بیان دوئم - گیان ہی گیان

(۸۹) واہ گرو جی دی فتح

گرو جی - مادر میں بھی ہیں گرو جی - فادر میں بھی ہیں
گرو جی - ماسٹروں میں ہیں گرو جی سب میں ہیں - ہیں ہیں

(۹۰) شاعری کی ضرورت

سجیون شاعری ایسی
کہ جیسے پیڑ کو پانی
ضروری شاعری اتنی
کہ زندگی کی بھی زندگانی

---

(۹۱) جاننے والے

محبت۔ مجنوں نے جانی
سخاوت۔ حاتم نے جانی
عدل۔ نوشیرواں جانا
عبادت۔ عیسیٰ نے جانی

---

(۹۲) نظامِ بلاغت

پیڑ کیلے کا باغوں میں
پات میں پات رکھتا ہے
شعر اس طرح شاعر کا
بات میں بات رکھتا ہے

---

(۹۳) شاعری کا بادشاہ

ضرور ہی آپ شاعر ہیں
شہر میں دریا سے بہتے
مگر وے سوامی پارس ناتھ
شعر کے ساگر میں رہتے

(۹۴) فیاّض وجود

کہاں وہ آم اب جنمیں ہزاروں پھول پھل آتے؟
گلستاں میں کھڑے ہیں اب ہزاروں ہی کانٹوں والے

---

(۹۵) دُنیا

جسے کہتے ہو۔ تم دُنیا وہ معشوقہ بہت گوری
مگر ظالم۔ مگر قاتل مگر مکّارہ ہے پوری

---

(۹۶) بدقسمت

شجرِ اُمید۔ پر سے گرا تھی قسمت تیری پھُوٹی
شاخ جو پکڑی۔ سو چھوٹی ڈال جو تھامی۔ سو ٹوٹی

---

(۹۷) قدرت کی طاقت

خواہ تمُ۔ شاہِ عالم ہو یا چوکیدار ہو کوئی
سزا سے بچ نہیں سکتے یہی ہے طاقت قدرت کی

(۹۸) کھڑکی بند ہے

اِسی سے آپ کی طبیعت بُرائی کرتی رہتی ہے
خدا کے محل کی کھڑکی ہمیشہ بند رہتی ہے

---

(۹۹) قدرت کی خوشامد

نہیں معلوم پتّوں پر کہ قدرت مادر کیا لکھتی
میری اُمید کی مدّت کسی پتّے پر لکھ رکھتی

---

(۱۰۰) غلط سند

گر نہیں انساں بنے تم مگر ایم۔ اے۔ ہیں جناب
گویا۔ گدھے پہ ہے رکھی ایک گیتا کی کتاب

---

(۱۰۱) پرکھ

کوئی چاندی پرکھتا ہے کوئی سونا پرکھتا ہے
پرکھ والا مگر وہ ہے کہ جو انساں پرکھتا ہے

(۱۰۲) آدم اور شیطان

جگت کی پاٹھ شالا میں ماسٹر دو مِلے مجھکو
ایک مجھکو پڑھاتا تھا ایک مجھکو بھلاتا تھا

---

(۱۰۳) تقدیر اور تدبیر

جگت کی شانِ مجلس میں مسخرے دو ملے مجھکو
ایک۔ مجھکو ہنساتا تھا ایک۔ مجھکو رُلاتا تھا

---

(۱۰۴) عجیب جھولہ

نہ رسّی نظر آتی ہے نہ تختہ نظر آتا ہے
فقط۔ معلوم یہ ہوتا کوئی۔ جھولا جھلاتا ہے

---

(۱۰۵) جھگڑہ کی جڑ

یہ دُنیا حملے کا گھر ہے یہ خونریزی کا دفتر ہے
چونکہ عورت تو لکشمی ہے مگر۔ اِنساں۔ سینچر ہے

(۱۰۶) ہمارا من

ہمارا من ہی۔ آدم ہے ہمارا من ہی۔ شیطاں ہے
زندگانی کے کاغذ پر سیاہی ہے۔ سُفیدی ہے

---

(۱۰۷) مرد کون؟

نہیں وہ مرد ہے جو شیر سے جنگل میں لڑتا ہے
مرد وہ۔ جسپہ عورت کا نہیں پر بھاؤ پڑتا ہے

---

(۱۰۸) مرد اور عورت

مذکّر میں۔ مؤنّث میں نہ جو ہوتا فرق کوئی
الف۔ کیونکر کھڑا ہوتا اور۔ ب کیوں پڑی ہوتی؟

---

(۱۰۹) ہندسہ پر شعر

بنو ۳۶ دُنیا سے خُدا سے بن جا ۶۳ تو
صِفر ۰ بن جا مُحبّت میں اور۔ ۹ بن توجہ میں

(۱۱۰) حِساب پر شعر

جمع + ہے مرد کی صورت — نفی - عورت نشانی ہے
گرو ہے ضرب × کی حالت — اور - تقسیم ÷ راجہ ہے

---

(۱۱۱) اُقلیدس پر شعر

مُثلّث △ جیسا دل میرا — مربع □ سا دماغ میرا
دائرے ○ سی محبّت ہے — اور - مرکز ⊙ میں جاں میری

---

(۱۱۲) چہرہ صاف رہے

خدا نے چہرہ نورانی — نہیں اِسکو بنایا ہے
کہ اُسپر آپ کر دیویں — محکمۂ جنگلات قائم

---

(۱۱۳) شاعر کی بے قدری

قدر ہر چیز کی بڑھتی ہی — جاتی اِس زمانے میں
اگر گھٹتی تو - شاعر کی — قدر ہی گھٹتی جاتی ہے

(۱۱۴) طرح دینا بند کرو

طرح دیکر۔ مُشاعرے میں بے طرح ظُلم کرتے ہیں
طرح تیری کو ہم دیکھیں کہ اپنی طرح کو دیکھیں؟

---

(۱۱۵) قدُرت کا اعلان

کہا قدُرت نے تھا ہنسکر بنی میں پردہ والی ہوں
مجھے جو دیکھ لیتا ہے نہ اُس سے پردہ کرتی ہوں

---

(۱۱۶) خدُا کی ضرورت

خدُا کو نہیں جانتا جو اُسے شیطان جکڑے ہے
خدُا کو نہیں مانتا جو اُسکو موت پکڑے ہے

---

(۱۱۷) شطرنج پر شعر

بہُت باجے ہیں دُنیا میں ستار۔ سَرلج باجہ ہے
بہُت ہیں کھیل دُنیا میں مگر۔ شطرنج راجہ ہے

(۱۱۸) مطلب پرستی

بِنا مطلب کسی کو بھی — نہیں اِس دُنیا میں مانو
جہاں پر دانہ دیکھو تُم — وہیں پر جال پہچانو

---

(۱۱۹) اشرف اُلمخلوقات

کسی میں پانچ جُز ڈالے — کوئی دس سے رچایا ہے
مگر سُنو عنصروں کو لے — بدن انساں بنایا ہے

---

(۱۲۰) قدُرت بدلہ دیتی ہے

شہد کی مکھّی یوں بولی — کہ مجھ پر پڑ گیا ڈاکا
پھُول بولا۔ خیال کیجئے — کہ ڈاکہ تُم بھی ڈالا تھا

---

(۱۲۱) خود شناسی

آپ ڈپٹی صاحب کو جانتے ہیں — اور مجسٹریٹ صاحب کو جانتے ہیں
مگر سچّا جواب دیجئے کہ — کیا آپ خود کو پہچانتے ہیں؟

(۱۲۲) قانونِ برہمچریہ

مِٹھائی۔ نمک مرچ۔ ترُشی   تیل۔ جو پانچ تج سکتے
کرتا قانونِ برہمچریہ کا   وہی برہمچریہ سج سکتے

---

(۱۲۳) ناشتہ

دِل۔ دِماغ اور آنکھ کو   یہ تین چیز دلا سیئے
بادام۔ مُنقہ۔ سیاہ مرچ   ہر صبح کھانا چاہیئے

---

(۱۲۴) جنگِ عورت

جنگِ عورت میں اگر   تمکو فتح مطلوب ہے
عرق لہسن کو شہد کے   ساتھ کھانا چاہیئے

---

(۱۲۵) دُشمن سے فایدہ

صحن اپنے میں بنوا دو   بسیرے دُشمنِ جانی
تاکہ سب میل دُھل جائے   بنا صابُن۔ بنا پانی

(۱۲۶) طولِ عُمری

یہ شبنم جسکو کہتے ہو   وہ قدرت ماں کے آنسو ہیں
اُسے جو روز پیتا ہے   ہزاروں سال جیتا ہے

---

(۱۲۷) نیم اور پریم

نیم نے کہا۔ "اک شخص کی مرّمت لازمی ہے
وہ ہے دکھدائی۔ میں اُسکا سر پھوڑتا ہوں"
پریم بولا "ہوگا بھی۔ جانے دو بھائی صاحب
مُعاف کرو حضرت۔ لو ہاتھ جوڑتا ہوں۔۔"

---

(۱۲۸) گمراہی

کسی کے جِسم کے اندر   خدا ہرگز نہ رہتا ہے
خدُا کے جِسم کے اندر   تمہارا جِسم رہتا ہے

(۱۲۹) تعجب

نہ قدرت بادر مرتی ہے   خدا فادر کب مرتا ہے؟

مگر اِن امردں کا لڑکا — یہ اِنسان کا ہے مرتا ہے؟

---

(۱۳۰) دن اور رات

مالک اور ملکہ میں ایکدن — ہاف بٹوارہ ہُوا
مالک سورج میں رہینگے — چاند میں ملکہ رہے

---

(۱۳۱) قاتل کون؟

نہ تمکو قدرت مارے ہے — نہ تمکو خُدا مارے ہے
ہائے افسوس۔ اِنساں کو — صرف اِنسان مارے ہے

---

(۱۳۲) گئو موتر

ایک ہزار بیماریاں — اِنسان کو گھیرے ہوئے
دوا سب کی ایک ہے — گئو موتر پینا چاہیئے

---

(۱۳۳) دمہ کی دوا

دمہ گرمی سے گر ہووے
تو نسخہ ایک ملتا ہے
صبح شبنم کے پینے سے
دمہ کا دم نکلتا ہے

---

(۱۳۴) دونوں زہر

دوستی اور دشمنی سے
دور ہی رہیے مگر
دوستی میٹھا زہر ہے
دشمنی کڑوا زہر

---

(۱۳۵) مت دیکھو

خدا اپنے کا منہ دیکھو
نہ دیگر کا چہرہ دیکھو
کسی سے دوستی نا ہو
کسی سے دشمنی نا ہو

---

(۱۳۶) ایشور کا روپ

ایک کیڑہ مختلف رنگ
بدلنے والا بیٹھا ہے
ایک بولا - نیلا ہے
ایک بولا - پیلا ہے

(۱۴۱) شریف کی علامت

کہ جب ملتے ہیں دو سجّن تو کہتا ایک۔ میں چھوٹا
دوسرا کہے۔ دستِ بستہ نہیں جی۔ میں سب سے چھوٹا

---

(۱۴۲) عجب غضب

میّا۔ میری جمنا کو گنگا پیئے جائیے
دیّا۔ میری نیّا کھِویّا لئے جائے

---

(۱۴۳) دِماغ کے درجے

دماغ کے چار درجے ہیں دِماغ چار قسم کا ہوتا
سِتارہ۔ چاند اور سورج بعد میں۔ آسماں چوتھا

---

(۱۴۴) شیروں کے درجے

(۱۳۷) جواب خور

نہیں خط کا جواب جو دے　　کہو وہ نر ہے یا خر ہے؟
جوابی کا نہ جواب جو دے　　کہو وہ کون جانور ہے؟

---

(۱۳۸) دھرم ٹیکس

مُنافع کا دسواں حصّہ　　کار پبلک میں دیدیجے
نہیں تو رات آدھی پر　　اسپیشل جوتے برسینگے

---

(۱۳۹) آنند کرو

اگر آنند لینا ہے　　تو دفتر شاعری میں آ
زُباں سے چائے پیتا جا　　کان سے شعر پیتا جا

---

(۱۴۰) موذی کی علامت

کہ جب ملتے ہیں دو موذی　　تو کہتا ایک بڑا ہوں میں
اکڑ کر دوسرا بولا　　نہیں جی بہت بڑا ہوں میں

(۱۴۵) ایشور درشن

نظر کمزور ہے تیری اور۔ آئینہ ہے میلا
رام کا چہرہ۔ جاناں کہو کیسے دکھلائیگا؟

---

(۱۴۶) جُغرافیہ

ایک عورت کی چادر پر چھپی تصویریں تاریخی
اور لہنگے پر نقشے تھے گویا۔ جُغرافیہ پھیلا

---

(۱۴۷) مہا سُکھ

مِلی دولت۔ مِلی عورت اُسی نے سکھ اُٹھایا ہے
نہیں ہے پاس جسکے کچھ مہا سُکھ اُسنے پایا ہے

---

(۱۴۸) آفت

شاہ میں ظلم۔ عالم میں لالچ
امیر میں کنجوسی۔ اور جوان میں کمزوری

بڑھاپے میں۔ عیش اور عشرت
عورت میں بے حیائی۔ یہ ۲ آفتیں بری

---

(۱۴۹) شیطان کا اعلان

کہا شیطان نے ہنسکر سنو میری پبلک بھولی
گیان کے مارگ میں ڈاکہ پریم کے مارگ میں۔ گولی

---

(۱۵۰) شیطان سے توبہ

دیش کوئی ایسا تبلاؤ جہاں میں وطن بناؤنگا
چھوڑ شیطان کی بستی دوسری کٹی بساؤنگا،

---

(۱۵۱) پروپگینڈا والے

سچائی چپ ہو رہتی ہے جھوٹائی شور کرتی ہے
چھلکتی ہے گاگر خالی بھری۔ گمبھیر رہتی ہے

---

(۱۵۲) اب بھی ہیں

اب بھی سچّے اور ایماندار ہیں اِسکے گواہ ہم ہیں
مگر فی ہزار ایک ہیں یعنی بہت ہی کم ہیں

---

(۱۵۳) اُستادی

ایک اُستاد نے شاگرد کو سب پیچ سکھلائے
ایک رکھّا چھُپا کر کے کہ شاید چیلہ لڑ جائے

---

(۱۵۴) یقینِ صادق

یقیں جب آتا ایشور کا تو سارا خوف ہٹ جاتا
کہ جیسے دِن کے آنے سے سبھی اندھیارا مِٹ جاتا

---

(۱۵۵) جسمِ انسانی

خُدا کا پاک مندر ہے جسمِ انسان کا سمجھو
لہذا پاک رکھ اُسکو بناؤ طاقت ور اُسکو

(۱۵۶) رہبر

سفر کیواسطے ساماں | جمع کرتا رہا جب تک
ہائے افسوس۔ صد افسوس | رہبر چلا گیا۔ تب تک

(۱۵۷) غرور

عیب جتنے ہیں دُنیا میں | خیال میں خدا نہ لائیگا
غرور پرور۔ غرور تیرا | نہ اُس سے دیکھا جائیگا

(۱۵۸) نیا اور پُرانا

کہا ایک بار جو ہمنے | تو سب نے غلطی مانا تھا
کہا سَو بار جب اُسکو | تو سب نے صحیح جانا تھا

(۱۵۹) فیل کی وجہہ

پڑھائی کچّی رہتی ہے | اسی سے فیل ہوتے ہیں
مکمّل پڑھائی والے تو | خُدا تک جا پہونچتے ہیں

(۱۶۰) سیوا سے میوا

دوسروں کی کرو خدمت
وہ گویا اپنی خدمت ہے
دوسرا کہاں؟ تمہیں تم ہو
ایک کی ساری جلوت ہے

---

(۱۶۱) بیکار اور باکار

نہیں بیکار ہے کچھ بھی
زمیں اور آسماں اندر
سبھی باکار چیزیں ہیں
جگہ اپنی پر - موقع پر

---

(۱۶۲) شیطان کا گھر

ہمیشہ عورت کے دلمیں قیام شیطان کرتا ہے
کام کرتا ہے انساں ہیں کسی سے کبھی نہ ڈرتا ہے

---

(۱۶۳) مذاق والوں سے

کیا وہ خوشی ہے کہ جو دل جلا کر پائی جائے؟
کیا وہ آگ ہے جو گھر جلا کر ناپی جائے؟

(۱۶۴) خوش رہو

خوش رہنا ہو اگر　　خوشی پہونچاتے رہو
جو پسند آئے نہ خود　　وہ نہ غیروں سے کہو

---

(۱۶۵) لکشمی جی

حوصلہ۔ کوشش و محنت　　تین ہی کی آس ہے
خواہ جنگل میں رہو　　شری لکشمی جی پاس ہے

---

(۱۶۶) جوگ اور بھوگ

بھوگ کر جوگ کرتے جو　　وہ دونوں دین سے جاتے
جو پہلے جوگ کر لیتے　　وہی تو بھوگ کر پاتے

---

(۱۶۷) بے تار کا تار

آپکے دل میں آدم اور　　شیطاں خبریں ہیں دیتے
ایک کی خبریں لے لیتے　　ایک کی خبریں کٹ کرتے

(۱۶۸) حکمی بندہ

مہرباں ہے خُدا سب پر — کرم بھی کرتا ہے سب پر
مگر جو حکمی بندہ ہے — ہاتھ ہے اُس کے سر اوپر

---

(۱۶۹) شیطان کا پروگرام

چور بن۔ پبلک کے پیچھے — بنا ڈاکو۔ گیانی پیچھے
شیر بن بھگتوں کے پیچھے — بنا عورت۔ دھیانی پیچھے

---

(۱۷۰) عقل اور مُحبت

جہاں پر عقل جاتی ہے — وہاں پر پریم رُکتا ہے
وہاں پر عقل رُکتی ہے — جہاں پر پریم جاتا ہے

---

(۱۷۱) گیان اور پریم

گیان کی عادت ہوتی ہے — کہ ظاہر ہوتا ہی جاوے
پریم کی عادت ہوتی ہے — کہ ہر دم چھپتا ہی جاوے

(۱۷۲) پوشیدہ نہیں رہتے

چھپانے سے یہ چاروں ہی
اور زیادہ اُبھرتے ہیں
عشق۔ مُشک۔ کھانسی خوشی۔
بھلا کیا چار چھپتے ہیں؟

(۱۷۳) قیامت آگئی

لچھن دکھلاتے کا ہے
نٹو میں ۱۰ لوگ بچینگے
ہے قیامت سہ اسالہ
بس آچھے لوگ رہینگے

(۱۷۴) شیطان ہے کیا؟

کھلے میدان میں آیا
خدا کا آدم بن جن کے
تو سایہ بنکر شیطاں بھی
چلا پیچھے۔ لگا پیچھے

(۱۷۵) پارہ کی بھسم

بیل کے پتّوں کے رس سے
پارے کی گولی بنا
پھونک جنگلی کنڈیوں سے
بھسم پارے کی بنا

(۱۷۶) کایا کلپ

بھسم پارہ ایک خشخاش
پان میں جو کھائے گا
تو بڑھاپے روگ سے
صاف ہی بچ جائے گا

---

(۱۷۷) سونا بنا لو

تانبہ اصلی لو گلا — !
پھر ڈال پارہ بھسم سار
سونا بھی بن جائیگا
عمل کرنا — تین بار

---

(۱۷۸) گل منڈی

گر بڑھاپے سے ہو بچنا
ایک نسخہ کر رقم
چونی بھر سفوف کھانا
روز گل منڈی کا تم

---

(۱۷۹) عورت کو پہچانو

نمائندہ ہے قدرت کی
آل مایٹی کی ہے سایہ
پاس رہنے کے کارن سے
نہیں عورت کو پہچانا

(۱۸۰) عورت کی طاقت

پالتی ہے تمکو بجلی
مارتی ہے تمکو بجلی
نہ عورت کو ابلا جانو
وہی ہے بجلی کی بجلی

---

(۱۸۱) عورت کی ذات

نہیں عورت کی کوئی ذات
ساتھ جس ذات میں رہتی
وہی ہے ذات اُس کی بھی
بات یہ خود عورت کہتی

---

(۱۸۲) عورت کو پڑھو

شراب پی کر کے شہوت کی
نفس کی چلم لگا کر کے
نہ پڑھنا عورت کی پوتھی
اُسے پڑھنا جوگی بن کے

---

(۱۸۳) عورت کا عہد

مرد کے عہد سے زیادہ
کڑا ہے عہد عورت میں
ہمیشہ مرد کرتا ہے
دغا بازی محبّت میں

(۱۸۴) عورت کی تعریف

پریم کی مورت ہے عورت
تیاگ کی صورت ہی عورت
چھما کی سیرت ہی عورت
حیا کی غیرت ہے عورت

---

(۱۸۵) مجازی اور حقیقی

جسم سے پریم گر تیرا
مجازی عشق کہلاتا
روح سے پریم گر تیرا
حقیقی عشق بن جاتا

---

(۱۸۶) موجودہ دُنیا

میاں شیطان۔ تمنے اِسقدر
دُنیا بُری کر دی
ڈال کر تیل مٹّی کا
جلا دینے کے قابل ہے

---

(۱۸۷) آسان اور مشکل

سہج ہوتے ہیں کام بُرے
کٹھن ہوتے ہیں کام بھلے
سہج ہی گھر جل جاتا ہے
کٹھن سے بن پاتا ہے گھر

(۱۸۸) خدا اور بندہ

خدا ہی بنا ہُوا ہر شے مگر ہر شے نہ خدا ہوتی
"گاڈ مائی از ایوری تھنگ ایوری تھنگ بٹ ناٹ از گاڈ"

---

(۱۸۹) خوبروئی خوری

خوبصورت چیز کو کھانے کی لت سے بچ
"بیوٹی از فار ٹو سی ناٹ ٹو ٹچ ..."

(۱۹۰) عزیز گنُ وان

الجنونِ الفنونِ کب نہیں دُنیا میں ہیں؟
"میشنیز ہی آف یونی ورس فاؤنڈ اِن یونی ورس"

---

(۱۹۱) فرض شناسی

فرض سے رکھ غرض غرض میں بھی فرض
"دی ڈیوٹی از بیوٹی دی بیوٹی از ڈیوٹی"

---

(۱۹۲) اِنسان یا جانور

شکل اِنسان میں حیوان ہیں وہ
کسر گر ہے تو بس۔ دُم کی کسر ہے

" ایشاں نہ وِدّیا نہ تپو نہ دانم
نہ گیانم نہ شیلم نہ گنُو نہ دھرمہ "

---

(۱۹۳) مزہ اور مزا

مزہ سے مجھکو نفرت ہے مزہ کی بات ہے غلطی
مزہ آگے مزا چلتی مزہ پیچھے قضا چلتی

---

(۱۹۴) پیر میں کلُہاڑی

نفع اپنا۔ دوسروں کا نقصاں جو دلمیں لاؤ گے
تو یہ لچھن بتاتا ہے کہ نقصاں خود ہی اُٹھاؤ گے

---

(۱۹۵) بدنامی

اگر تعریف اپنی - غیر کی بدنامی بھاتی ہے
تو یہ عادت تمہیں بدنام کرنے کو بھی خاصی ہے

---

(۱۹۶) اِنسان کی قیمت

کسی کی سو روپیہ قیمت کسی کی لاکھ روپیہ قیمت
اور کوئی ہے بے قیمت مگر کوئی ہے - لاقیمت

---

(۱۹۷) سچے بنو

سچائی ہے سچا بیوپار سچائی بیش قیمتی دھن
جگا کر سچائی سے من پُجا سکتے ہو اپنا تن

---

(۱۹۸) ناقابلِ بستر

دوست اور دُشمن کی عورت کنواری لڑکی اور روگی
گرُو- شاگرد کی بی بی بنو مت تم اِنکے بھوگی

(۱۹۹) موقع پرستی

نہیں تلوار میری ہے — نہیں تلوار تیری ہے
کہ جسنے شیر کو مارا — فقط تلوار اُس کی ہے

---

(۲۰۰) سامنے آؤ

دو نیل تارے پیارے — بیٹھے لے کر تھالی؟
اب کہاں چھپی ہے جا کے — جو رہی پروسن والی؟

---

(۲۰۱) امن کا مقام

خدا کے پاک سمندر میں — بوند جب انسان کی گرتی
تبھی سے گیان ملتا ہے — تبھی سے شانتی بھی ملتی

---

(۲۰۲) موت کی وجہہ

یقیں ہے موت کا بے شک — امرتا میں تشنکا رہتی
مروگے اسی وجہہ سے تم — اسی سے سب دنیا مرتی

(۲۰۳) گھر کی پھوٹ

چاند پایا ہے۔ ملکہ نے لیا مالک نے سورج کو
لیا شیطان نے دُنیا کو تو آدم بھاگا جنگل کو

---

(۲۰۴) دُنیا دوغلی ہے

وہ آدم کی بی بی حوّا جسے شیطان نے بہکایا
بسی اُن دونوں سے دُنیا بھلا پھر کیوں نہ دوغلی ہو؟

---

(۲۰۵) دماغی کیڑہ

یقین آتا نہیں بالکل بحث پر کود آتا ہے
دماغ والوں کو۔ شک والا کیڑہ کھائے جاتا ہے

---

(۲۰۶) مایا کی مایا

یہ مایا جسکو کہتے ہو ایک چیونٹی کے مانند ہے
گلے میں ہاتھی لٹکائے کمر سے اونٹوں کو باندھے

(۲۰۷) دنیا ہی لینا ہے

لینے میں سُکھ۔ اور دینے میں دُکھ۔ اگر تم مانتے
تو ملیگی وہ نہیں۔ جو چیز۔ تُم ہو مانگتے

---

(۲۰۸) مصُیبت کی جڑ

کھُلی کھڑکی ہے رانی کی — وزیر کی بھی کھُلی کھڑکی
بند ہے کھڑکی راجہ کی — دیکھ یہ پبلک ہے روتی

---

(۲۰۹) روحانی اندھا

کون کہتا ہے جگدیشور — نہیں آنکھوں سے دِکھلاتا؟
دیکھتا ردم۔ رومم اُن کو — کہ جب وہ خود کو درشاتا

---

(۲۱۰) نیم دروں نیم بروں

گھُماتا سونڈ کو ہاتھی — بدن کے اندر۔ باہر بھی
خُدا بھی اُسی طرح رہتا — جگت کے باہر۔ اندر بھی

(۲۱۱) دستِ شفقت

اُسے ساگر ہے گاگر سا
ہمالیہ سرسوں کا دانہ
اُسے ہے آگ پھُولوں سی
خدُا کا جس پر ہو سایہ

---

(۲۱۲) خدُا بہرہ نہیں

کون کہتا ہے جگدیشور
نہ کوئی بات سُنتے ہیں؟
سوال کرنے کے پیشتر ہی
جواب وہ فوراً دیتے ہیں

---

(۲۱۳) بھول کا عنصر

رہ رہ کر کچھُ یاد آرہا
ہمنے یاد کیا تھا۔ کچھُ
کہاں گر گیا۔ اِس دامن میں
ہمنے باندھ لیا۔ کچھُ

---

(۲۱۴) ہزار ہاتھ والا

لیتا ہزار چھل سے
جب رام لیا چاہے
دیتا ہزار ڈھب سے
جب رام دیا چاہے

(۲۱۵) گھوڑے کی چال

دُنیا شطرنج قدرتی ہے ڈھائی گھر والے گھوڑے ہیں
جو چال نہ اُنکی تم سمجھے تو چال چلوگے کیا۔ بابا؟

---

(۲۱۶) تاش کرنا ناش

دُنیا ہے تاش۔ رنگ چاروں قسمت کے پتّے پڑتے ہیں
جو ٹرُپ نہیں پایا تمنے تو ہڑپ سکوگے کیا۔ بابا؟

---

(۲۱۷) تیرنا سیکھو

دُنیا تالاب مربع ہے گہرا ہے۔ پانی ٹھہرا ہے
جو چھینٹے بہت اُچھالوگے تو تیر سکوگے کیا۔ بابا؟

---

(۲۱۸) معشوقہ کا جواب

پریم کی دیوی یوں بولی کرےگا کیا تو یاں آ کر؟
"ہیب یو نو مائی کیر ہیب یو نو مائی آنر"

(۲۱۹) ناممکن

وہ بھی عورت۔ مرد سے پہلے کھا پی کر سو جاتی ہو؟
وہ بھی لڑکی۔ جو لڑکوں کے ساتھ مدرسہ جاتی ہو؟

(۲۲۰) مُنکر اور مومن

ہے کچّا آم سا مُنکر کرڑا اور ہرا اور کھٹّا
مگر مومن ہے آم پکّا لال اور مُلائم اور میٹھا

---

(۲۲۱) دریا دِلی

عیسٰی کو سولی لگی حضرت مُسکانے لگے
گاندھی کو گولی لگی پرنام فرمانے لگے

---

(۲۲۲) بے چینی سے خدا ملتا ہے

کوئی لڑکا سو رہا ہے کوئی ہے روٹی لئے
مگر جو روتا ہے لڑکا ماں اُسے گودی لئے

---

(۲۲۳) پردہ

تال کے اوپر کائی ہے
نہ اِس سے پانی دکھلاتا
خدا کو قدرت ڈھانپے ہے
اِسی سے نہیں نظر آتا

---

(۲۲۴) کِس سے دُعا لوگے؟

اگر تکلیف مالی ہو
یا آفت آگئی کوئی
برس بارہ تک چھوٹے سے
کیجئے دعوت بچّوں کی

---

(۲۲۵) خودُ فراموشی

قلم۔ کاغذ نہیں میرا
دوات بھی یہ نہیں میری
لِکھا کرتا ہوں۔ بیکھک بن
صنم بس۔ بھیروی تیری

---

(۲۲۶) "م" پر شعر

میم ہی مالک بن بیٹھی
میم ہی ملکہ بن آئی
میم ہی مینیجر صاحب
مُلک بن ایک میم چھائی

(۲۲۷) گیان کے بھُوکے

کھول دو آدم! کُٹی اب — خبر یہ ہم لائے ہیں
گیان والی بھوک کے — بھوکے بہُت سے آئے ہیں

---

(۲۲۸) خُداشناش

خُدا کو جسنے دیکھا ہے — آپ اُس کی حُلیہ لکھیئے
بڑا سا لیکر۔ بینگن ایک — بھون کر۔ آگے رکھ دیجیے

---

(۲۲۹) شعر کا اثر

شعر وہ کیا۔ دِماغ اندر — نہیں جو آگ پھیلاتا
شعر وہ کیا۔ جو دِل اندر — نہ سُکھ کا مینہ برساتا

---

(۲۳۰) ادتماری

بہت کالی مایا کی رات — چاند ہیں اُسمیں۔ ایک ہزار
جیسے بیٹلا لیتی ہے گود — اُسی سے نِکلے۔ جوت اپار

(۲۳۱) عالم اور جاہل

گرم گھی میں ڈالی پوڑی — تو چڑ پڑ۔ چڑ پڑ، کرتی تھی
مگر جب وہ پک جاتی تھی — تو بالکل چپ۔ ہو رہتی تھی

---

(۲۳۲) ہوش میں رہو

گفتگو پر بھی رکھیئے دھیان — کیونکہ مالک سب سنتے ہیں
ہے ممکن ۔ کسی لفظ پر وہ — آپ پر۔ زیادہ ناخوش ہوں

---

(۲۳۳) بے لاگ رہو

کہ جو کچھ۔ اِس دُنیا میں ہے — خدا کا سمجھ۔ کیجئے تیاگ
نہ اپنا کچھ بھی۔ مانو تم — رہو بے لاگ۔ یہی بیراگ

---

(۲۳۴) من کا ہاتھی

ہمارا من ہے ہاتھی ایک — ڈالیاں توڑتا چلتا
مگر جب۔ آنکس لگتا ہے — تو پھر خاموش ہو رہتا

(۲۳۵) نام کا کام

بجاتے ہیں جب ہم تالی
پرندے پھُرپھُر۔ اُڑجاتے

رام کا نام لینے سے
بُرے خیالات۔ بھگ جاتے

---

(۲۳۶) نظریہ

باپ۔ بیٹا بھی پکڑتا
چھاتی عورت کی ضرُور

نظر دونوں کی جدُا ہے
مُعاف لڑکے کا قصُور

---

(۲۳۷) بلا وجہہ جھوٹ

خوب رنگین ہوتی ہے
اُسے "نارنگی" کہتے ہیں

نقد کو "کھویا" کہتے ہیں
کھڑی کو "پڑی" کہتے ہیں

گرڈی کو۔ "اُکھڑی" کہتے ہیں
چلی کو۔ "گاڑی" کہتے ہیں

ہری کو۔ "بری" کہتے ہیں
صحیح کو غلط کہتے ہیں

---

(۲۳۸) تاثیرِ اثر

اگر دوستی جوڑنا ہو تو چاپلوسی بارہ سال کافی ہے
اگر دُشمنی کرنا ہو تو کوشش ایک منٹ کافی ہے

---

(۲۳۹) میرا وجود

دُنیا کی قبر کے اندر جو روشن رونق لائے
اُن سب قاصد لوگوں کے ہم قاصد بنکر آئے

---

(۲۴۰) سرگ اور نرگ

کیا خوبصورتی کو اِس لئے قدرت نے بنایا۔ ہائے
کہ انساں سرگ سے با آسانی نرک میں سرک۔ جائے

---

(۲۴۱) مروّت

سمجھ لو۔ اب کوئی اپنی بڑی نقصانی ساعت ہے
اگر نقصان والی بات سے دِل کو مروّت ہے

(۲۴۲) کس کی چلتی ہے؟

تقدیر کے آگے۔ تدبیر کی نہیں چلتی
تدبیر کے آگے۔ تقدیر کی نہیں چلتی
تقدیر اور تدبیر دونوں ہیں بے حرکت
میرے صاحب کے سامنے کسی کی نہیں چلتی

---

(۲۴۳) سب احمق ہیں

سمجھ اپنی سے۔ دُنیا میں
ہر اِک اِنسان۔ لَق لَق ہے
خدا کی نظر میں۔ لیکن
ہر اِک اِنسان۔ احمق ہے

---

(۲۴۴) موجودہ اِنسان

نِصف پاگل دکھلاتا ہے
نِصف بیمار دکھلاتا
تعجب یہ کہ۔ وہ کیسے
پچاس سالوں۔ زندہ رہتا؟

---

(۲۴۵) مار اور پیار

کمہار کی مار جیسی ہی
خدا کی مار بھی ہوتی
ہاتھ دایاں لگا اندر
ہاتھ بائیں سے دے۔ تھپکی

(۲۴۶) موت کی موت

موت کو موت آ ویگی — اگر وہ مجھکو ڈھونڈھیگی
چُھپا جو۔ دامنِ جاناں — اُسے وہ کیسے پا ویگی

---

(۲۴۷) غیبی امداد

نہیں اِنسان کی امداد — جب اِنسان کرتا ہے
تو اُس بیچارہ کی امداد — خُدا خود۔ آگے دھرتا ہے

---

(۲۴۸) پاکیزگی

وہ دولت مند دُنیا میں — وہی طاقت ور بھی بانکا
خُدا خود اُس کے بس میں ہے — کہ جسکے خیال۔ پاکیزہ

---

(۲۴۹) غریب پرور سلامت

غریب کو دیکھکر آنسو — نہ جس کی آنکھوں میں آتے
سمجھ لو۔ اُس کے دِل اندر — نہ جگدیشور کبھی جاتے

(۲۵۰) جان کی گاہک دونوں

دوستی اور دشمنی دونوں
مفت میں جان لیتی ہے
دشمنی جان لیتی ہے
دوستی جان دیتی ہے

---

(۲۵۱) من پاجی ہے

بڑا پاجی ہے - من میرا
اسے پھانسی چڑھا دینگے
کبھی کہتا ہے - یہ لینگے
کبھی کہتا ہے وہ لینگے

---

(۲۵۲) خدا بھی شاعر ہے

نہ شاعر سے کرو نفرت
مرتبہ ہے بڑا اُسکا
خُدا خود ایک شاعر ہے
ہر اِک شے شعر ہے جسکا

---

(۲۵۳) دورنگا آدمی

بہادر شیر کے مانند
کبھی خرگوش سا بزدل
کبھی کوئل سے میٹھے بول
کبھی کوّے سی کائیں کائیں

(۲۵۴) آدمی مرتا کیوں؟

آپ جو غذا کھاتے ہیں۔ وہ زہر ہے

آپ نے جو تعلیم پائی۔ وہ زہر ہے

آپ جو کرتوت کرتے ہیں۔ وہ زہر ہے

اسی لیے موت کا۔ قہر ہے۔ قہر ہے

---

(۲۵۵) خدا قاتل ہے؟

خدا کیوں تمکو مارے گا　　خدا گویا قصائی ہے؟

تمہارے کھوٹے کاموں نے　　قبر تیری بنائی ہے

---

(۲۵۶) ماں اور بی بی

جس قدرت کو ہم آج تک　　عالم کی بی بی سمجھے

جب تحقیقات کی تو وہ　　نکلی۔ جہاں کی مادر

---

(۲۵۷) دُشمنی کی جڑ

قوموں کی لکڑی بے لو　　مذہب کی کنڈی بے لو
اِس خرافات کے اندر　　اب دیا سلائی دیدو

---

(۲۵۸) من کو بناؤ

بھول نہ جانا اِس منتر کو　　فایدہ بہت اُٹھاؤگے
من کو جیسا بنا سکوگے　　ویسے خود بن جاؤگے

---

(۲۵۹) روح پروری

روح کو دیکھنا چاہو　　روح کو گر پانا چاہو
تو قدرت کی کسی شے پر　　نہ ہونا ہرگز عاشق تم

---

(۲۶۰) اچھے اور بُرے

سکھ کے وجود ہیں نہیں　　دُکھ کے وجود جم رہے
گیان اور پریم چلے گئے　　کام اور کرودھ رہ گئے

(۲۶۱) شکایت کرو

شکایت کر شکایت کر
اور ہر دم شکایت کر
شکایت مٹ نہیں جاوے
تب تلک تو شکایت کر

(۲۶۲) بہادر کون؟

بہادر وہ نہیں۔ کودے
جو ساگر میں۔ ہمالیہ سے
روپ پر جو نہ پھسل جائے
وہی سچا بہادر ہے

(۲۶۳) خدا اور قدرت

آستانہ پر تمہارے
ہے کھڑی چلمن سی میم
یا کریمو۔ یا لطیفو
یا عزیزو۔ یا رحیم

(۲۶۴) آرسی

صنم سے مینے پوچھا تھا
کہاں پر دنیا بنوائی
صنم نے تھوڑا مسکا کر
آرسی اپنی دکھلائی

(۲۶۵) پانی بھی امرت ہی

کچھ کھاکر پانی پینا بن کھائے کبھی نہ پینا
مت پینا بن کچھ کھائے پھر جب تک چاہو جینا

---

(۲۶۶) گرو کی ضرورت

پڑھو لاکھوں کتابیں تم لکھو لاکھوں کتابیں تم
اگر ست گرو نہیں پایا پھروگے آوارہ گم سم

---

(۲۶۷) ممبر صاحب

ممبر نے کہا بوقتِ ووٹ ووٹر ہمارا داماد ہے
مگر جب میں ہو جاؤنگا ممبر تب بنونگا اُسکا داماد

---

(۲۶۸) چوتھا مصرعہ آپ بنالیجئے

خُدا میں۔ نقطہ اوپر ہے جُدا میں۔ نقطہ نیچے ہے
اِسی نیچے کو لا اوپر

(۲۶۹) فضا خراب شُد

سُناؤں میں۔ کیسے سرگم یہاں۔ بہروں کی محفل ہے
دِکھاؤں کیسے۔ آئینہ یہاں۔ اندھوں کی مجلس ہے

---

(۲۷۰) میرا گاؤں

سب معشوقوں کے اندر جو حُسن ناچتا رہتا
وہ حسنِ جہاں سے آتا میں اُسی گاؤں کا لڑکا

---

(۲۷۱) بازار

اِس بازار کے کچھ دوکاندار۔
مجھے۔ ایک پیسہ کی چیز ادُہار۔ نہیں دے سکتے
مگر۔ کچھ دوکاندار اِسی بازار کے۔
تن۔ من۔ دھن کا سودا لئے۔ انتظار ہیں کرتے

---

(۲۷۲) لکیر کے فقیر

تقدیر مقدم ہے۔ یہ کہہ سکتے ہو
مگر اُسمیں سُدھار اور بگار۔ کر سکتے ہو

---

(۲۷۳) آنکھوں کی حفاظت

آنکھوں میں۔ نہ کاجل لگاؤ نہ سُرمہ اور نہ انجن
خالص تیل سرسوں لگاؤ اور بن جاؤ۔ نِرنجن

---

(۲۷۴) چوری ہوگئی

جب صبح جاگا۔ تو دیکھا کہ چُرا لیا گیا میرا سب سامان
دولت۔ عورت۔ صورت سیرت اور۔ اور۔ ایمان

---

(۲۷۵) چُپ رہو

مور۔ پپیہا اور کوئل نے مجھسے پوچھا ہم میں کون اوّل ہے تُم کہو
مینے لب چومے تینوں کے اور کہا بولو مت۔ بس چُپ رہو

(۲۷۶) شہر سے نفرت

شہر کی صورت دیکھتے ہی میری طبیعت ہو جاتی ہے ناساز
نہ تازہ ہوا۔ نہ ٹھنڈا پانی اور نہ۔ سارس کی آواز

---

(۲۷۷) آک کا دودھ

جو چیز باہر میٹھی ہے۔ وہ اندر کڑوی ہے
جو باہر کڑوی۔ وہ اندر میٹھی بہت
اگر آک کا دودھ پینا سیکھ لیتے تو
آتا نہیں بڑھاپا آتی نہیں موت

---

(۲۷۸) نظر کا نظریہ

اگر آسمان کی طرف نظر کر کے چلے۔ تو گرو گے خندق میں
اگر سامنے نظر رکھی تو۔ کیڑہ آنکھ پر گریگا۔ چوٹ
اگر خدانخواستہ۔ نظر نیچی کر کے چلنا سیکھ گئے
تو کسی دِن زمین پر دیکھو گے۔ نوٹ ہی نوٹ

(۲۷۹) جلد موت کا باعث

تُم نہ تو خدا کے حُکم میں چلتے ہو   اور نہ قدرت کے حُکم میں چلتے ہو
تُم شیطان کے حکم میں حاضر ہو   اِسی سے بہت ہی کم جیتے ہو

(۲۸۰) مت لڑو

تم قدرت کے اندر رہتے ہو   اور۔ قدرت کی ہر چیز سے نستار کرتے ہو
لہٰذا تم نمکحرام ہو کہ نہیں   جبکہ قدرت مادر سے لڑتے ہو؟

(۲۸۱) مسلمان اور ہندو

مُسلمانوں کا خُدا ایک ہے۔ اِس سے اُنمیں ایکتا ہے
ہندو کے خُدا ہیں۔ پونے دو سو۔ اِسی سے انیکتا ہے

(۲۸۲) ہندو اور مُسلمان

مُسلمانو! خدا ایک مانکر بھی۔ اگر پارٹی بندی میں ہو
تو ہندو سے اور تم سے فرق کیا؟ جس کے خُدا۔ پونے دو سو

(۲۸۳) پونجی پت

اگر ووٹ سے ہی چناؤ ہے — تو پیسے سے خریدا جا سکتا ہے ووٹ
لہذا پونجی پت ہی راجہ تھا — اور ہے - اور رہیگا ڈنکے کی چوٹ

---

(۲۸۴) موجودہ کھیتی

کھیتی کا علم - آپکا رہبر انگریز — صرف چار آنہ ہی جانتا ہے جناب
کھیتی کی مکمّل سپھلتا کیواسطے — رام راج والی کھیتی ضروری ہے جناب

---

(۲۸۵) کیا کروگے ؟

کیسے کروگے سدھار — ہے بگار کا ساگر
من بھرا اندھیرا بھرا ہے — ہر بات کے اندر

---

(۲۸۶) چار طرف

اگر بھوکوں مرنا ہو تو پورب جا — اگر طاقت ور بننا ہو تو پچھم جا
اگر دولت کمانا ہو تو دکھن جا — اگر گیان کی بھوک ہو تو اتر جا

(۲۸۷) نہیں بکتا ہے

پیسے سے دُنیا میں ہر چیز بکتی دیکھی
اگر نہیں تو۔ دوست نہیں اور اُمید نہیں

---

(۲۸۸) عکسی حفاظت

میں کسی کی بھی بنائی۔ اور۔ کوئی بھی کتاب نہیں پڑھتا ہوں
تاکہ میری۔ علحدگی نمائندگی اور رہبری پر۔ حرف نہ آئے

بیان سوئم۔ سیاست ہی سیاست

(۲۸۹) خدا کا اعلان

کہا تھا۔ تم جاگے رہنا مگر تم تو سو جاتے ہو۔
سُناؤں کیسے قصہ سب ملاؤں کیسے۔ جی سے جی؟

---

(۲۹۰) قُدرت کا اعلان

کہا تھا تم ہنستے رہنا
مگر تم تو۔ رو دیتے ہو
ہٹا دوں میں کیسے پردہ
ملاؤں کیسے۔ جی سے جی؟

---

(۲۹۱) آدم کا اعلان

کہا تھا۔ میرا نام رتن
گانٹھ اپنی باندھے رہنا
اُسے تم کہیں گنوا آئے
ملاؤں کیسے۔ جی سے جی؟

---

(۲۹۲) شیطان کا اعلان

شیطان نے کہا۔ کہ میں۔ دو دِلوں کو نہیں مِلنے دونگا
دو دِل مِلنے سے خُدا پرگٹ ہو جائیگا۔ اور میں مر جاؤنگا

---

(۲۹۳) خُدا کی سیاست

دہرم کی اور ادھرم کی
دفعہ تب خُدا لگاتا ہے
خُدا جب اپنی محبّت کی
نہ رنگت تجھ میں پاتا ہے

(۲۹۴) شیطان کی سیاست

چشم دایاں ہے۔ مالک کا
اور۔ ملکہ کا بایاں ہے
مگر۔ شیطان ابرو بن
آنکھ دونوں پر چھایا ہے

---

(۲۹۵) میری سیاست

نہیں ہندو۔ نہیں مسلم
نہیں انگریز بنتا ہوں
قوم انسان ہے میری
تمہیں انسان سمجھتا ہوں

---

(۲۹۶) کھیتی کی سیاست

زراعت ایکسپرٹ کوئی
وزیر قابل نہ آیا ہے
نہ ہندوستان کے اندر
نہ پاکستان کے اندر

---

(۲۹۷) وزیر زراعت

اناج اور دودھ کی گرگمی ہے
تو وجہ یہ ہے۔ صرف
ہنس خاموش بیٹھے ہیں
وزارت پر جمے۔ کوّے

(۲۹۸) انگریز اور زراعت

بقولِ ڈاروِنؔ۔ انگریز ہے بندر کا بچہّ
بندر جانتا ہے۔ کھیتی کا اُجاڑنا ضرور
بندر کیا جانے۔ پیداوار کا بڑھانا؟

انگریزی زراعت پر چلنا بیکار ہے حضور

---

(۲۹۹) کانگریس کا مذہب

کانگریس نے فرمایا کہ سب   خرابیوں کی جڑ ہیں یہ مذہب
مگر کانگریس کو معلوم ہو کہ   اُسکی لامذہبی بھی بن گئی ہے اک مذہب

---

(۳۰۰) انگریز کی عقل

انگریز کہتا ہے کہ۔ ہاتھ سے کھانا مت کھاؤ
کیونکہ۔ ناخن میں رہتا ہے   زہر
پھر۔ یہ بھی کہتا کہ دانت سے چباؤ خوب
گویا دانت میں زہر نہیں ہے۔   مگر؟

(۳۰۱) جانور خور انگریز

ہند کے جانور سارے صفا چٹ کر گیا۔ انگریز
وجہ پوچھی تو وہ بولا وِٹامن اُن میں زیادہ تھا

(۳۰۲) ووٹ بازی

دو قسم کے لوگ۔ ووٹ لیکر بن جاتے ہیں۔ ممبر
روپیہ والے۔ جو پیسہ سے خریدتے ہیں۔ ووٹ۔
دوسرے بکواس والے۔ لیکچر سے ڈالیں اثر
عزیز گُن والے اور ہُنر والے۔ کھاتے چوٹ۔

(۳۰۳) انگریز کی غلطی

اگر ہندوستان کے اندر انگریز نہ بنواتا کالج
تو ہند کے ہاتھوں کبھی بھی نہ لگتی منہ میں کالکھ

(۳۰۴) لیڈروں کو نوٹس

لیڈرو۔ بیدار ہو لو نیند اب کیوں آ رہی؟
بانس والی آگ اب بانسوں میں تیری جا رہی

---

(۳۰۵) موجودہ لیڈر

دیکھکر لیڈروں کو اب بہت غیرت سمائی ہے
صفائی خوب باہر ہے پر اندر۔ جگ ہنسائی ہے

---

(۳۰۶) لیڈروں کی پریشانی

مکمل[۱] امن۔ مکمل کھیتی[۲]۔ اور مکمل روپیہ[۳]
مکمل[۴] تعلیم ہو۔ اور مکمل شادی[۵]
اِن پانچ چیزوں کی مانگ۔ سُنکر پبلک کی
لیڈروں پر چھاگئی۔ موت کی بربادی

---

(۳۰۷) اہل کمال

ہند میں حاضر رہیں ہر وقت ہی۔ اہل کمال

کھو گئے یا سو گئے یا مر گئے - اہل نظر

(۳۰۸) وزیروں سے

وزیرو - تم عقلمند ہو مگر اصلاح کے طالب
تیز سے تیز گھوڑا ہو مگر ہنٹر ضروری ہے

(۳۰۹) موجودہ پارلیمنٹ

بڑی پنچایت کے اندر خودی کی - لپ لپا ہٹ ہے
گویا - سانپوں کی محفل میں جیبھ کی - لپ لپا ہٹ ہے

(۳۱۰) صحیح راجدھانی

بناؤ راجدھانی ہند الہ آباد کی نگری
جہاں گنگا - جہاں جمنا جہاں تربینی ہے گہری

(۳۱۱) کانگریسی خواہش

یہ خواہش کانگریس کی ہے قوم انگریز بھگ جائے
ساتھ ہی یہ بھی خواہش ہے انگریزیت ساری رک جائے

(۳۱۲) وزیر تعلیم سے

کتابیں صاف مردہ ہیں ماسٹر ہاف مردے ہیں

جو دیکھا طالب علموں کو　　تو مُردے چیں چیں کرتے ہیں

(۳۱۳) مکمّل تعلیم

انگریزی بالکل برخاست　　ہندی اور اُردو میں تعلیم ایم اے
تعلیم کا مکمّل کورس　　۱۶ عالموں کی کمیٹی مُصنفین طیار کرتے

(۳۱۴) قحط کی وجہہ

قحط روزانہ پڑتا ہے　　تو کیا قدرت بیجا کرتی؟
حکمراں ہیں پورے فرعون　　اور پبلک پوری نمرود

(۳۱۵) گاندھی کا قانون

ستیاگرہ کے معنی ہیں کہ میں اپنی　　کہونگا۔ کہونگا۔ اور پھر کہونگا
استہوگ کے معنی ہیں کہ تمہاری　　نہ سنونگا۔ نہ سنونگا اور نہ سنونگا

(۳۱۶) مکمّل کتابِ قانون

بڑی دما غداری رہی　　اور بڑی فضول خرچی رہی
مگر مکمّل کتاب قانون　　نہ بنی۔ نہ بنی اور نہ بنی

(۳۱۷) اِرشادِ چانکیہ

خوب کہتے گرو چانکیہ　　سنو گر کوئی سُنتے ہو

غلط ہیں سب وِچار تیرے اور تم جھوٹ بکتے ہو

(۳۱۸) قہر ہے شہر میں

مکمّل شانتی گر چاہو تو فوراً کام یہ کیجئے
مُلک میں شہر ہیں جتنے گاؤں اُنکے بنا دیجئے

(۳۱۹) غلط فہمی

پبلک نے سمجھا کہ کانگریسی دیش کیلئے جیل جاتے تھے
مگر وُے دیش کی ترقی نہیں خود اپنی ترقّی چاہتے تھے

(۳۲۰) پارلیمنٹ نامکمّل ہے

موجودہ پارلیمنٹ میں چار سو ممبر ہیں۔ جناب اعلیٰ
مگر۔ یوگی سنت۔ شاعر۔ ستی۔ گنُی اور مُنی ایک بھی نہیں

(۳۲۱) رام راجیہ

رام راجیہ کا مطلب سمجھو اور سمجھاؤ
یعنی انصاف سے چلو اور چلاؤ

(۳۲۲) حکومت کی عادت

حکومت چاہتی سب کی رہے پبلک بھوکی۔ ننگی

تاکہ اُنکی حکومت کی بجے دِن رات - سارنگی

(۳۲۳) نقلی انگریز شاہی

آپکی یہ سرکار نہ کچھ کر سکی اور نہ کچھ کر سکیگی اب
کیونکہ انگریزی لیاقت کا دِوالہ بالکل نِکل چکا ہے سب

(۳۲۴) صبحِ اُمید

جب ہمنے دیکھا شیطان قید ہو گیا اور چھن گیا اُسکا تاج
تب ہمنے کہا کہ ہاں اب آرہا ہے تین سال بعد رام کا راج

(۳۲۵) پبلک کی مانگ

پبلک پانچ چیزیں مانگتی ہے خدا ہو یا لیڈر ہو یا راجہ ہو یا یوگی
مکمّل امن مکمّل روٹی مکمّل پیسہ مکمّل تعلیم اور مکمّل شادی

(۳۲۶) امیری ہی بلیک ہے

اگر تمنے بے ایمانی کی تو امیر بن سکوگے
اگر ایمانداری کی تو صرف فقیری کروگے

(۳۲۷) قدرت کی وصیت

سیکڑوں ہوئے لیڈر۔ اور سیکڑوں ہوئے بادشاہ
مگر کوئی ایسا بہادر۔ نہ پیدا ہوا۔ آہ۔
کہ جو میرے بچوں کی۔ یعنی میری پبلک کی
پانچوں تکلیفوں کی نکال دیتا باقی

(۳۲۸) باہمی عزت

کئی بار سرکار کی ناک۔ پبلک نے کاٹی۔ جوتے کی نال سے
مگر کوئی سرکار۔ پبلک کا ناش نہ کر سکی۔ کسی بھی چال سے

(۳۲۹) حاکم نامکمل

اے حکومت۔ تیرے درجے ٹھیک ہیں
تیرے آفس ٹھیک ہیں۔ تیری عمارت ٹھیک۔
مگر تیرے حاکم۔ نقلی اور غیر قدرتی
وے بیچارے ہند سے منگوا دینگے بھیک۔

(۳۳۰) گندم کی سیاست

آدمی۔ اگر تو آدم زادہ ہے

تو جو حکم آدم کے لئے وہی تیرے لئے۔
گندم ممنوع ہے کہ اناج شیطانی ہے
دِل کمزور۔ دماغ برعکس۔ زہر عُمر کے لئے۔

(۳۳۱) سچّی آزادی

وہی آزاد سچّا ہے اُسی نے پائی آزادی
جو دُنیا بھر کی آزادی کو سمجھے اپنی آزادی

(۳۳۲) امیر سے

اپنا مکان تو سونے کا بنایا ہے تُمنے
اور مجھے کچّی اینٹ کا بنوانے نہیں دیتے

(۳۳۳) سائنس پر قانون

سائنس والوں کے لئے قانون اِک بنوایئے
ناش کاری چیز کا بننا ہی اب رُکوایئے

(۳۳۴) دُنیا کی سیاست

تو تیں جگ میں ایک ہزار کسی سے کوئی کیوں کم ہیں؟
قلم۔ ہل۔ روپیہ اور لاٹھی چار ہی اُنمیں حاکم ہیں

(۳۳۵) ہماری آواز

اگر ہم اپنے فرض پر آمادہ ہو جاویں
اور پھر بجاویں اپنے ساز کو۔
تو پبلک تو کیا۔ سرکار تو کیا
شیطان بھی نہیں روک سکتا۔ آواز کو۔

(۳۳۶) پونجی پت

چور ہیں پونجی پت سارے   مگر وہ کب پکڑے جاتے ہیں؟
چور چھوٹے۔ سزا پاتے   چور بھاری۔ مزہ پاتے۔

(۳۳۷) ڈاکٹر راجیندر پرشاد

روح راجیندر کانگریس کی   نمائندہ گاندھی کے ہیں
دیکھکر حال حکومت کا   کہ جو آنسو بہاتے ہیں۔

(۳۳۸) پنڈت جواہر لعل نہرو

ہُوا جو قوم پر قربان   جو آزادی کا تاہر ہے
جو پیارا ساری دُنیا کو   وہ موتی کا جواہر ہے

(۳۳۹) سردار پٹیل

ہند سے نادر شاہی کا نام جسنے مٹا ڈالا
نام سردار پٹیل اُن کا کیا ظلموں کا مُنہ کالا

(۳۴۰) شریمتی اُرنا دیوی

تجلّی تو مزدوروں کی کسانوں کی تو بجلی ہے
آہ ہے تو غریبوں کی ہند کی کرنا۔ اُرنا ہے

(۳۴۱) شریمتی سروجنی نائیڈو

سروجنی نائیڈو صاحب بہت ہی غربا پرور ہے
شاعروں کو خوشی یہ ہے کہ ایک شاعر گورنر ہے

(۳۴۲) لاحول ولاقوۃ

کس قدر احساس کمتر کا ہوا ماحول ہے
آج۔ روٹی اور کپڑہ پر کھڑا لاحول ہے

(۳۴۳) قدرتی فوج بنالو

تیلی کی پلٹن ایک رات کی پلٹن۔ کالا سانپ
روز روشن میں۔ باز فوج ہوائی جنگ میں۔ کالا کاگ

(۳۴۴) دولت کا ہمالیہ

بن روپیہ دیش کے کام رُکے
سب ہند غریب دکھاتا ہے
ہندو اور مسلم شاہی کا
لا انتہا خزانہ - دفن پڑا

(۳۴۵) مستقل امن

زر اور زمین اور جورو
یہ جھگڑے کی جڑ تینوں
انکو راشٹریہ بنا دو
مستقل امن ہو جائے

(۳۴۶) قانون سے بری

بری قانون سے بالکل
سیفر اور سنت اور شاعر
نہ انکو قید کر سکتے
نہ ان پر کر سکتے - فائر

(۳۴۷) قدرت کی جنبش

وقت کی کون وقعت ہے
سال کی کون وسعت ہے
ہزاروں برس جاتے ہیں
تمہاری ایک جنبش میں

(۳۴۸) جوشؔ کا خط

خوب لکھا خط حضرت جوشؔ نے پنڈت جواہر لعل نہرو کو
بغیر امداد پارس ناتھ ہند تباہ نہیں سیاہ ہو جائے گا

(۳۴۹) صدر جغرافیہ چاہیئے

جغرافیہ کے امن کا باعث — جغرافیہ کا صدر سمجھیئے
اگر ہیڈ ماسٹر نہیں تو پھر — اِسکول میں غدر سمجھیئے

(۳۵۰) ہند کی حالت

امریکہ کہتا ہے کہ ہند میرے سفینے میں
روس کہتا ہے کہ سارا ایشیا لینگے ہم۔
پاکستان کہتا کہ ہند میں شاہی ہماری رہی
اور ہند ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم۔

(۳۵۱) وکیلوں کا راج

چند منٹوں کیلئے ہو گیا — وکیلوں کا بھی راج
بکتے بکتے آئے تھے وے — بکتے بکتے چلے گئے

(۳۵۲) میری سیاست

امیروں کا میں۔ ماسٹر ہوں — غریبوں کا میں۔ نوکر ہوں
فقیروں کا میں۔ منتری ہوں — خدا کا ایک۔ قاصد ہوں

(۳۵۳) سواگت کرو

جانے والے۔لیڈر سے پہلے — آنے والا بن جاتا
اسی لئے۔گاندھی گدّی پر — پارس ناتھ اب دکھلاتا

(۳۵۴) پارس اور گاندھی

گاندھی جی نے کر دیا ہے — ہند میں قومی سُراج
اور پارس ناتھ سوامی — لائینگے اب۔ رام راج

(۳۵۵) میرا دماغ

ختم ہوتا دِماغ جس جے — مہاتما روپ۔ گاندھی کا
وہاں سے شروع ہوتا ہے — دِماغ پارس کی آندھی کا

(۳۵۶) پردہان لیڈر

نہیں کیا آپ نے جانا — کہ پارس ناتھ سُوامی کون
زراعت اور دفینہ کا — وہی پروگرام ہولڈر۔ ہے

(۳۵۷) میرے شعر

پڑھنے والے پڑھا کرینگے — سُننے والے۔سُنا کرینگے
ہنسنے والے۔ہنسا کرینگے — جلنے والے جلا کرینگے

(۳۵۸) دُشمن سے

میرے گاؤں میں۔ بندوق بھی ہے اور نشانہ باز بھی ہے
مگر یہ معلوم نہیں۔ کہ اے اُلّو تو کس ڈال پر۔ بولتا ہے

(۳۵۹) میری شاعری

سوچکر یا ارادے سے نہیں کرتا میں۔ شعر خوانی
بشارت آتی۔ الہامی اُترتی شعر۔ حقانی

(۳۶۰) کانگریس اور فقیر

چاند نے کہا آسمان سے یہ کہ تُم کیا چیز ہو یہ ہم نہیں جانتے
آسمان نے جواب دیا۔ "آجکل کے لڑکے اپنے باپ کو بھی نہیں پہچانتے"؟

(۳۶۱) میری پارلیمنٹ

جب میں صدر بن جاؤنگا تب پارلیمنٹ سجاؤنگا
عزیز گُن وال دُنیا کے اُنہیں۔ ممبر بناؤنگا

(۳۶۲) میرا چیلنج

دُنیا کے کسی بھی شاعر میں۔ اگر ہو شاعری کی گرمی
تو آجائے میدان میں۔ اور ہو جائے امتحان

یاتو آپ۔ مجھے فتح کریں۔ یا خود کو فتح کرنے دیں
تاکہ قلم کی بادشاہت کا۔ پیدا ہو اطمینان۔

(۳۶۳) میرا پرچیہ

قلم کا شہزادہ ہوں میں قلم سے نام کماتا ہوں
کبھی ہندی۔ کبھی اُردو کبھی اِنگلش میں گاتا ہوں

(۳۶۴) میری قلمکاری

قلم کی یہ قلمکاری عجوبہ ہے۔ نرالی ہے
قلم بھی توڑ ڈالا ہے دوات بھی پھوڑ ڈالی ہے

(۳۶۵) تمام شُد

اگر اُردو ہے۔ رات جیسی تو اِسکو ماہتاب مانو
اگر اُردو ہے۔ دِن جیسی تو اِسکو آفتاب۔ جانو

ادم شانتی

ہندی الفاظوں کے معنی

نمبر شعر	نام لفظ	معنی یا مطلب
۲	سُکچتے	شرمندہ ہونا
۹	بین	ایک باجہ
۷	بہو	لڑکے کی عورت
۱۰	جوت	لاٹ
۱۱	براجی	بیٹھی
۱۵	چرن	قدم
۲۰	اِندردھنُش	قوس
۲۱	سُدھا	آب حیات
۲۷	گل باہیں	گلے میں بازو
۲۹	سِنگار	زیبائش
۳۲	مانس	گوشت
۴۰	جگت	دُنیا
〃	پریم	مُحبت
۴۱	امرت	آب حیات
۴۳	شوبھا	رونق
۴۴	ڈبڈبا آئی	بھر آئی
۴۷	بچھڑے	جدا
〃	رینگت	دھیرے دھیرے
〃	سرکتے	کھسکتے
۵۰	ناڑی	نبض

۵۰	ہتھیاری	قاتل
۵۱	پاتی	خط
〃	الہند	روحانی باجہ
۵۲	سنگی	ہمراہی
〃	سارنگی	ساکار (صورت)
〃	نارنگی	نراکار (بغیر صورت)
〃	اردھنگی	نصف روح
〃	ننگی	حقیقی
۵۶	جیون	زندگی
۶۰	پیڑا	پیر - درد
۶۱	بن	جنگل
۶۲	بھجا	ہاتھ
۶۳	سمسان	قبرستان
۶۴	جس	تعریف
〃	شو	مردہ
〃	شیو	دیوتا
〃	گایتری	قدرت
۶۵	اور	طرف
〃	من موہن	ہر دلعزیز
〃	چت چور	دل چرانے والا
〃	لکھ	دیکھتا
〃	پیتامبر چھور	پیلا دامن
۶۶	ہرڈنگ	نمائش
〃	سنگ	ہمراہ

"	سیت روپ	سُفید صورت
"	انکول	مُطابق
"	کرپا	مہربانی
۶۷	پرم پتا	آدم باپ
"	پرماتمن	خدُا
"	سچدانند گھن	خدُا
"	شدُھ	پاک
"	بدُھی	عقل
"	پران	جان
۷۰	نچھاور	قربان
۷۵	پیا	شوہر۔ مالک
"	جمن	جیناجی
۸۰	کھوجتے	ڈھونڈھتے
۸۱	گت	طرز
"	نر۔ ناری	آدمی۔ عورت
۸۲	دُکھیا	مُحتاج
"	کُٹی	جھونپڑی
۸۳	شری یُت	جناب
۸۶	یوگی	فقیر
۸۷	دیہی	جسم
۹۰	سنجیون	آبِ حیات
۹۶	تھامی	پکڑی
۱۰۷	پربھاؤ	اثر
۱۴۲	میّا	اے قدرتِ مادر
"	دیا	اے حاکمِ تقدیر
"	رکھوّیا	رہبر۔ اُستاد
۱۵۱	گمبھیر	خاموش
۲۶۰	کام	شہوت
"	کرودھ	غصّہ
۲۶۲	روپ	خوبصورتی
۲۶۶	ست گرُو	مکمّل ماسٹر (روحانی اُستاد)
۲۸۱	ایکتا	میل ملاپ
"	انیکتا	دُشمنی۔ تفرقہ
۲۹۳	دھرم۔ ادھرم	ثواب۔ عذاب

دہلی میں "دیوار قہقہہ"

(۱) وہیلر بُک سٹال

(۲) مینیجر "ریاست" اخبار۔ تیراہا بیرام خاں

(۳) مکتبہ عزیزیہ اردو بازار جامع مسجد

(۴) گرگ اینڈ کمپنی۔ کھاری باؤلی

ALLAMA IQBAL LIBRARY
203938
UNIVERSITY IQBAL LIBRARY
Acc. No. 203938
10.3.86

(الابان پرنٹنگ پریس دہلی)

THE UNIVERSITY OF KASHMIR
ALLAMA
IQBAL LIBRARY
UNIVERSITY OF KASHMIR
HELP TO KEEP THIS BOOK
FRESH AND CLEAN